عنوان	خدا کا تحفہ
لکھاری	گل امنازیب
پلیٹ فارم	ناول ہی ناول "اور" آن لائن ویب چینل
پبلیشر	ناول ہی ناول "اور" آن لائن ویب چینل
ویب سائیٹ	NovelHiNovel.Com & OnlineWebChannel.Com
واٹس ایپ	+923155734959
جی میل	NovelHiNovel@Gmail.Com OnlineWebChannel @Gmail.Com

انتباہ !

یہ ناول "ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل" کی ویب سائٹ نے لکھاری کی فرمائش پر آپ سب کے لیے پیش کیا ہے۔

اس ناول کا سارا کریڈٹ رائٹر کو جاتا ہے۔ اس ناول میں غلطیاں بھی ممکن ہیں کیونکہ انسان خطا کا پتلا ہے تو اس ناول کی غلطیوں کی زمہ دار ویب نہیں ہو گی صرف اور صرف رائٹر ہی ہو گا ویب نے صرف اسے بہتر انداز سے سنوار کر آپ سب کے سامنے پیش کیا ہے۔ اس ناول کو پڑھیے اور اس پر تبصرہ کر کے رائٹر کی حوصلہ افزائی کیجیے۔

اپنے ناولوں کا پی ڈی ایف بنوانے کے لیے واٹس ایپ پر رابطہ کریں

+923155734959

اس ناول کے تمام رائٹس "ناول ہی ناول"، " آن لائن ویب چینل "اور لکھاری کے پاس محفوظ ہیں۔ لکھاری یا ادارے کی اجازت کے بغیر ناول کاپی کرنا یا کسی حصہ کو شائع کرنا قانوناً جُرم ہے،

Novel Hi Novel & Online Web Channel

السلامُ علیکم !

ناول ہی ناول" اور" آن لائن ویب چینل آپ کے لیے لایا ایک سنہری موقع

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنے قلم کی آواز کو لوگوں تک پہچانا چاہتے ہیں، تو اپنی لکھی گئی کوئی بھی تحریر (حمد، نعت، ناول، افسانہ، آرٹیکل، ریسیپی، نظم، غزل، اقوال) یا جو بھی آپ کے ذہن میں ہو اور آپ لکھنا چاہتے ہیں، ہم تک پہچائیں۔ ناول ہی ناول" اور" آن لائن ویب چینل بنے گا وہ سیڑھی جو آپ کو آپ کی پسندیدہ ویب سائیٹ تک پہنچانے کا ذریعہ بنے گا۔ اگر آپ اپنی تحریریں ناول ہی ناول" اور" آن لائن ویب چینل کی ویب سائیٹ میں دینا چاہتے ہیں تو رابطہ کریں۔ ناول ہی ناول" اور" آن لائن ویب چینل آپ کو آپ کے عین مطابق پلیٹ فارم مہیا کر رہا ہے تو جلدی سے قلم اٹھائیں اور لکھ ڈالیں جو آپ کے ذہن میں مرکوز ہے۔ شکریہ !

اپنی تحریریں ہمیں اس پتہ پر ارسال کریں۔

NovelHiNovel.Com & OnlineWebChannel.Com

NovelHiNovel & OWC Official

NovelHiNovel@Gmail.Com

OnlineWebChannel @Gmail.Com

03155734959

خدا کا تحفہ

گل امنازیب کے قلم سے

این ایچ این اور او ڈبلیو سی پبلیشرز

سڑک پر بہت لوگو کا ہوجوم تھا ہر کوئی چے مگویا کر رہا تھا مولوی رفیق جو مسجد سے گھر جارہا تھا سڑک پر اتنے لوگ دیکھ کر ان کے طرف بڑا اور ہجوم کے اندر داخل ہوا جہاں ایک نوجوان لڑکا سڑک پر بے ھوش پڑھا تھا اس کے سر سے بہت خون بہ گیا تھا اور سارا سڑک رنگ گیا تھا لیکن کوئی اوس کی مدد نہیں کر رہا تھا مولوی رفیق جلدی سے سڑک پر پنجو کے بل بیٹھا اور اس کی نبض چیک کی جو مدھم چل رھی تھی افسوس ہے تم لوگوں پر جو تماشا تو دیکھنے کھڑے ہے لیکن کوئی مدد نہیں کر رہا انسانیت ہے تم لوگوں میں کے نہیں مولوی رفیق افسوس سے بولے نہیں مولوی صاحب ہم اپنے اپ کو خطرے ممیں نہیں ڈال سکتے ہمیں کیا پتا یے کون ہے ایک شخص بولا تو دوسرا ادمی بھی بولا ہا اور ہم اپنے اپ کو مشکل میں نہیں ڈال سکتے یے تو پولیس کیس ہے اس کی مدد کر کے ہم جیل نہیں جا سکتے اور چلے گے مولوی رفیق افسوس سے ان کو دیکھا جلدی سے اکر میری مدد کرو اسے اٹھانے میں مولوی صاحب کی بات سن کر تین نوجوان اگے بڑھے اور اس لڑکے کو اٹھایا اور مولوی صاحب کے تقلید میں اس کے گھر کے پاس لے ایے مولوی صاحب ان کو انتظار کا بول کر اندر چلا گیا سروج جو ابھی کپڑے دو کر بیھٹی تھی مولوی صاحب کو اتا دیکھ کر کھڑی ہوی السلام علیکم بابا اپ اگے وعلیکم اسلام بیٹا ہا ایسا کرو بیٹا اپنے کمرے میں جاو اور باہر مت نکلنا

جب تک میں نا بولو باپ کی بات پر سروج نے سر ہلایا اور اپنے کمرے میں چلی گی مولوی صاحب بھی ان کو گھر لے ایا اور لڑکے کو اپنے کمرے میں لیٹا یا کچھ ہے دیر میں ڈاکٹر اگیا اور اس کی بینڈچ کی اور چیک اپ بھی کیا سر پر گہری چوٹ ای تھی جس کی وجا سے اس کی یاداشت بھی جاسکتی ہے لیکن ہم کنفرم نہیں بول سکتے یے تو اس کے ھوش میں انے کے بعد پتا چلے گا چونکے خون بہت بہ گیا ہے تو اسلے وہ بے ہوش ہے اور اپ نے اس بات کا خاص خیال رکھنا چاہیے کے جب اسے ھوش اجاے تو اپ اسے یے مت بتاے کے اسے اپ سڑک سے اٹھا کر لایے ہے وہ خود بولے تو اپ بتایے اگر نہیں تو اپ بھی کچھ مت بتایے اس کا ہر طرح سے خیال رکھے اور یے مڈیسن اپ نے روزانا دینھی ہے مولوی صاحب نے چیٹ پکڑا اور ڈاکٹر صاحب کا شکریا ادا کر کے اسے باہر چوڑنے چلے گیے جب گھر میں داخل ھوے تو سروج کو باہر انے کا بولا اور سروج باہر اگی یے کیا ہوا ہے بابا اور کون ہمارے گھر ایا تھا سروج نے پریشانی سے پوچھا سروج کی بات پر مولوی صاحب مسکراے پریشانی کی بات نہیں ہے بیٹا اور ساری بات بتائی جیسے سن کر سروج بولی بابا اپ نے ٹیک کیا لیکن اگر اس نے ہمیں کوئی نقصان پہنچایا یا یے کوئی بورا ادمی ہوا تو نہیں بیٹا ایسا نہیں ہے اگر ہے بھی تو کیا ہم کسی کی مدد نہیں کرینگے یا ہمارے دین نے ہمیں یے

سکھایا ھے کے کسی کو مرنے دو لیکن اس کی مدد نا کرو صرف اسلیے کے وہ کوئی بھورا ادمی ہو گا باپ کی بات پر وہ شرمندہ ہوی اپ نے ٹیک کہا اور اپ کے لیے کھانا لاو میں نے بھی نہیں کھایا ہا بیٹا کھانا لاو اور اس کے بعد اس لڑکے کے لیے سوپ بنا دینا پتا نہیں اسے کب ھوش اجایے مولوی صاحب فکر مندی سے بولے تو سروج بھی سر ھلا کر کیچن میں چلی گی ایک خالی کنڈر نما جگھا پر جہا ہر طرف لکڑیا ہی لکڑیا تھی دیکھنے پر لگتا کے یے لکڑیو کا ٹال ہے جہاں لکڑیا فروخت ہوتی ہے لیکن اندر کمرے کا حال مختلف تھا جہا ایک بڑی سی چٹایی پر کچھ لوگ بیٹھے جوا کیل رہے تھے اور کچھ سفید فاوڈر نما چیز کو ہتیلی پر ڈال کر ناک کے قریب لے جاتے وہ لوگ اپنے دنیا میں مست تھے کے ایسے میں کرسی پر بیٹھا دبلا سا ادمی جس کا رنگ بہت کالا تھا معولی صورت بڑے بڑے بال جس نے اس کا ادھا چہرا کور ہو گیا تھا کسی سے فون پر بات کر رہا تھا ہالا لے اب تم نے کر دیا نا مجھے خوش اب ایے گا مزا اور ایک اور بات وہ مر تو گیا تھا نا تم نے چیک کیا تھا دوسرے طرف سے پتا نہیں کیا بولا گیا کے وہ بولا ہا یہ بلکل ٹھیک کیا میں اسے ایسے موت دینا چاہتا تھا کے وہ ترپ ترپ کر مرے اچھا رات کو چکر لگا لینا راجا کے مرنے پر جشن منا ینگے وہ کمینگی سے ھنسا اور فون کاٹ دیا چلو راج تیرا اپتا توصاف کیا اب میں یہا اپنی حکمرانی کرونگا اور تم قبر میں خود سے بول کر وہ ہنسا...اس

نے جیسے انکھے کولنے کی کوشش کی درد کی شدید لہر اس کے سر میں دوڑ گی اس نے دونو

ھاتھو سے اپنے سر کو تھاما مولوی رفیق جو سامنے چار پائی پر بیٹے تھے اس کو ھوش میں اتے

دیکھ کر اٹھ کر اس کے پاس ایا کیا ہوا بچے سر میں درد ہے مولوی رفیق فکر مندی سے بولا

اجنبی اواز سن کر راجا نے انکھے کول کر مقابل کو دیکھا ایک شفیق سا بزرگ جس کے چہرے

پر بہت سکون تھا وہ سکون جو ہر کسی کو نصیب نہیں ہوتا سفید کپڑو میں وہ راجا کو کوئی فرشتا لگا

پانی راجا نے کچھ بولنے کی کوشش کی کے اس کے گلے میں کانٹے چبھ نے لگے مولوی

صاحب نے جگ سے پانی گلاس میں ڈالا اور اٹھ کر اوسے سہارا دے کر بٹھایا اور پانی پیلانے

لگا راجا نے پانی پی کر لیٹنا چاھا کے مولوی صاحب فکر مندی سے بولے نہیں. بیٹا ابھی مت

لیٹنا۔ پہلے کھانا کھالینا۔ پھر ارام کرو نہیں بابا مجھے بوک نہیں ہے اور میرے سر۔ میں بہت

درد ہے یہ میرے سر میں چوٹ کیسے لگی وہ سوالیا نظرو سے مولوی صاحب کو دیکھ رہا تھا بیٹا

تمہارا اکسیڈنٹ ہو گیا تھا وہ ٹھر کر بولے کیا لیکن کیسے اور مجھے یاد کیو نہیں وہ فکر مندی سے

بولا تو مولوی صاحب سمجھ گے کے لڑکے کی یاداشت جا چکی ہے چوڑو اس بات کو اگر تم

کھانا نہیں کھاتے تو میں تمہارے لیے سوپ لیکر اتا ہو پھر تم نے میڈیسن بھی لینی ہے یے

بول کر وہ کمرے سے نکل گے اور راجا اجنبی نظرو سے کمرے کو دیکھنے لگا مولوی صاحب

کیچن میں ایے تو سروج برتن دھو رہی تھی مولوی صاحب کو دیکھ کر ان کی طرف بڑی کیا

ہوا بابا اسے ھوش ایا کے نہیں سروج کے پوچھنے پر مولوی رفیق نے گہرا سانس لیا اور بولا ہا

لیکن اس کی یاداشت چلی گی ہے بہت افسوس ہوا بابا اپ بتایے اپ کو کوئی کام تھا نہیں بیٹا

بس وہ سوپ دیدو تا کے میں اسے میڈیسن دے سکو مولوی رفیق کے بولنے پر سروج نے

سوپ باول میں ڈال کر ٹرے میں رکھا اور ٹرے بابا کو پکڑا ای جیتی رہو یے بول کر وہ کیچن

سے نکل گے اور سروج پر برتن دھونے لگی

مولوی رفیق اور زلیخا بی بی کی ایک بیٹی سروج تھی زلیخا بی بی کا انتکال جب ہوا تھا تب

سروج فسٹ ایر میں تھی پھر سارے گھر کی زمداری اس پر اگی اور اس نے تعلیم چوڑ دی ماہ

کے کے جانے کے بعد وہ اکیلی ہو گی تھی مولوی صاحب کا بھی زیادہ تر وقت مسجد میں

گزرتا پھر سروج نے محلے کے بچو بچیو کو ٹیوشن اور دینی تعلیم دینا شروع کی اسے میں وہ

مصروف ہو گی

خانزادہ ہاوس میں اس وقت سب ناشتے کے ٹیبل پر موجود تھے سربراہی کرسی پر شمس

خانذادہ بیٹھا اخبار پڑ رہا تھا اس کے پاس کرسی پر روبینا خانزادہ بیھٹی تیسری کرسی پر نازیا اور

چوتھی پر انان. خانزادہ بیٹا تھا پانچوی کرسی خالی پڑی تھی اج پھر وہ نالایق گھر نہیں ایا شمس

خانزادہ نے اخبار رکھتے ہوے پوچھا روبینا خانزادہ ناک سکیڑ کر بولی وہ تو بلکل گھر کا راستا بھول گیا ہے ماہ نا سہی باپ تو اسکا زندہ ہے میں بھی اس کی ماہ ہو مگر وہ مجھے ہمیشا علو سمجھتا ہے دل کا بڑا اس نکال کر وہ ناشتا کرنے لگی پاپا اپ بھائی کو کال کرے خدا نا کرے وہ کسی مشکل میں نا ہو نازیا فکر مندی سے بولی اور اس کی یے فکر مندی روبینا اور انان کو بلکل پسند نہیں پاپا اپ کیو کال کرینگے سنان کو وہ بچھا نہیں ہے اور جیسے لوگوں کے ساتھ وہ اٹھتا بیٹھتا ہے ایسے لوگ مہینوں کے بعد گھر اتے ہیں انان کی بات پر روبینا خانزادہ بھی مسکراہٹ دبا تھی ناشتا کرنے لگی شمس خانزادہ بھی ناشتا کرنے لگے ان کے لیے یہ کوئی نیی بات نہیں تھی سنان کی ہفتوں بعد گھر اتا شمس خانزادہ نے دو شادیاں کی تھی ایک اپنے والدین کی مرضی سے اور دوسری اپنی کولیگ سے پہلی بیوی سے ان کا ایک بیٹھا تھا سنان خانزادہ اور دوسری سے نازیا خانزادہ اور انان خانزادہ تھے سنان دس سال کا تھا جب اس کی ماں کا انتقال ہوا تھا تب سے وہ اکیلا ہو گیا تھا روبینا جیسے چاہتی اس سے سلوک کر تی شمس خانزادہ بزنس میں بزی رہتا جس کی وجا سے وہ سنان کو وقت نہیں دیتا اس وجا سے سنان ان سے بدگمان ہو گیا اور یہ بدگمانی وقت کے ساتھ اور بڑگی اور سنان تنہائی پسند ہو گیا ایک نازیا ہی تھی جو سنان کا بہت خیال رکھتی اور سنان بھی اس سے بہت پیار کرتا تعلیم مکمل کرنے

کے بعد شمس نے بہت اصرار کیا کے وہ بزنس جواین کرے لیکن سنان کو بزنس میں کوئی
انٹرسٹ نہیں تھا اس کا ذیادہ وقت اپنے دوستو کے ساتھ گزرتا سنان کے سارے دوست
نشے کرتے جوا کیلتے اور ان کا اپنا ایک اڈا تھا جہاوہ جوا بھی کیلتے اور ہر قسم منشیات کا مال بھی
بیچتھے سنان جو کے ذہین بہت تھا بہت جلد وہ اس کی مالک کا پسندیدا ادمی بن گیا ہر کام میں
سنان سے مشورا کرتا جس کی وجا سے اس کے دوست جلتے تھے سنان بھی یہاں خوش تھا
اس وجا سے وہ گھر کھبی دنوں بعد جاتا جس پر شمس خانزادہ بہت عصا ہوے تھے لیکن وہ
سنان ہی کیا جو کسی کی بات مانیں اس نے اپنی روٹین نہیں بدلی اور اپنا کام ایمانداری سے
کرنے لگا پھر اس کا مالک مر گیا اور اس نے اپنے موت سے پہلے اپنی جگا سنان کو دیدی یو
سنان خنزادہ اس سب کا مالک بن گیا جو دوست اس کے ساتھ تھے وہ جلنے لگے کے وہ مالک
بن گیا اور ہم نوکر لیکن یہ سب وہ سنان کے پیٹھ پیچھے. بولتے سامنے بولنے کی ہمت کسی
میں بھی نہیں تھی کیونکے سب جانتے تھے کے سنان زبان کا میٹھا ہے لیکن اس کے ھاتھ
بہت سخت تھے وہ دوشمن کا وہ حال کرتا کے ناوہ ذندہ ہوتے اور نا مردہ بڑے سے بڑا ادمی
بھی اس کے سامنے جکتا کیونکے وہ سب سنان کے دشت سے واقف تھے جس کی وجا سے
اس کے دوست کم اور دشمن ذیادہ تھے اج تک اس کا چہرا کسی نے نہیں دیکھا تھا سوائے اس

کے دوستو کے سنان جب بھی کام کے مطلق کسی سے ملتا روما ل سے چہرا چپا کر ملتا کیو نکے

اس کے لیے یہ سب انجوائمنٹ تھی جس کی وجا سے وہ تنہائی سے بچ گیا تھا وہ اس دنیا کا

راجا تھا جہاں اس کی ملکیت تھی اور راجا کا قریبی دوست عفر ملک نے اس کے سر پر کسی کو

پیسے دیے تھے تا کے راجا کے موت کے بعد اس کی ملکیت ہو وہ راجا کو خود بھی مار سکتا تھا

لیکن ڈر تھا کے اگر اس نے مار دیا اور راجا بچ گیا پھر جو حال راجا عفر ملک کا کرتا وہ دنیا دیکھتی

اس لیے اس کام کے لیے کسی اور کو پیسے دیے تھے اور ایک دن راجا کہی جا رہا تھا کے راستے

میں اس کو عفر ملک کے بندو نے گیر لیا راجا نے بھی ان کو بہت مارا لیکن وہ تین تھے اور

راجا ایک اسلے انہوں نے راجا کو مارا اور جب راجا بیہوش ہو گیا تو انہوں نے سمجھا کے وہ مر

گیا تو راجا کو سڑک پر چوڑ کر چلے گے کیو نکہ ان کو یقین تھا کے کوئی راجا کی مدد نہیں کرے

گا کیو نکہ یہ ہمارے معاشرے کا المیہ ہے کوئی مرتا ہے تو مرے لیکن لوگ مدد نہیں

کرتے کیو نکہ انہیں ڈر ہو تھا ہے کے کہیں وہ ان سب میں کا قصور وار نا ٹھہرا جائے کیو نکہ

غلطی ایک کرتا ہے اور بگتا کوئی اور ہے صبح راجا کی انکھ کسی کی تلاوت کی اواز سے کولی جو

بہت ہی خوبصورتی سے تلاوت کر رہی تھی راجا چار پائی سے اٹھا اور چپل پہن کر باہر اگیا

سامنے چار پائی پر سروج بیٹھی تلاوت کر رہی تھی راجا اس کی شکل دیکھ نہیں سکا کیو نکہ

سروج کی پشت تھی راجا کی طرف تبھی مولوی رفیق گھر میں داخل ہوا راجا کو باہر دیکھ کر

اس کی طرف بڑا صبح بخیر بچے اٹھ گے مولوی رفیق محبت سے بولے ان کی بات پر راجا

چونکا جی اٹھ گیا اپ کہی گے تھے وہ سوالیا نظرو سے بابا کو دیکھنے لگا ہا بیٹا میں مسجد گیا تھا او

کمرے میں چلے تم موھا تھ دھو پھر ناشتا کرتے ہے اور کمرے کی طرف بڑ گیا راج نے بھی

ایک نظع سروج کی پشت پر ڈالی اور کمرے میں چلا گیا سروج بھی ان کی بات۔پر خود کو

کوسنے لگی اف میں تو بھول ہی گی تھی کے میرے علاوہ بھی گھر میں کوئی اور ہے خود سے

بڑ بڑا کر وہ کیچن میں چلی گی سلمان مسلسل کسی کو فون ملا رہا تھا مگر ایک ہی جواب بار بار ملتا

اپ کا مطلوبہ نمبر اس وقت بند ہے برائے مہربانء کچھ دیر بعد کوشش کرے اف میں کیا

کرو خود سے بڑ بڑا کر اس نے فون صوفے پر پینکا تے تبھی مہر کمرے میں داخل ہوی

سلمان کو پریشان دیکھ کر اس کی طرف بڑی کیا ہوا سلمان کوئی پریشانی ہی کیا مہر فکر مندی

سے بولی نہیں یار اس بے وقوف سنان کا کچھ پتا نہیں ناز یا کا فون ایا تھا بہت پریشان تھی

سنان دو دن سے گھر نہیں گیا اوپر سے اس کا فون بھی بند ہے میں کس طرح پتا لگا و سلمان

پریشانی سے بولا اپ فکر مت کرے اللہ خیر کریگا اپ اس کی دوستو سے پوچھے نا ہو سکتا ہے

وہ کہی گیا ہو ان کا تو کام ہی ایسا ہے اللہ غارت کرے ان لوگوں کو جس نے میرے معصوم

بھای کو اس دھندے میں پسا یا مہر بھی رونے والی ہو گی مہر کو دیکھ کر سلمان بولا اب تم

رونے مت بیٹھ جانا میں انشاءاللہ اس کا پتا لگا لونگا اب چلو ناشتا کرے تمہیں اللہ پوچھے

سنان خانزادہ جو مجھے غریب کو صبح صبح پریشان کیا خود سے بڑبڑا کر وہ کمرے سے نکل گیا مہر

بھی اس کے پیچھے کمرے سے نکل گی ان دونو کو سنان بہت عزیز تھا کیونکہ ان دونو کی شادی

بہت مشکل سے سنان نے ان کی والدین کو منا کر کی وجا ان دونو ایک دوسرے کو پسند کرنا

تھا اور ان کی والدین نہیں مان رہے تھے جس کی وجا سے سلمان اور مہر نے گھر سے

باگنے کا فیصلہ کیا لیکن سنان کو جب اس بات کا پتا چلا تو ان کو منا کیا اور وعدہ کیا کے وہ ان کے

والدین کو ضرور منا یگا اور پھر ایسا ہی ہوا اس نے نا دوست بلکے ان دونوں کا بھائی ہو کر ان

کی شادی سب کی رضامندی سے کی اور تب سے مہر سنان کو اپنا سگا بھائی سمجھتی تھی اور

سنان بھی وہ ایسا ہی تھا ہر کسی کی مدد کرنے والا لیکن اس کی زندگی میں چند لوگ تھے جس

سے وہ بے انتہا پیار کرتا تا نازیا مہر اور سلمان اور یہ تینوں بھی اس پر جان دیتے لیکن اس کی

قسمت میں کوئی ایسی ہستی بھی انے والی تھی جس کی وجا سے سنان کی پوری زندگی بدل نے

والی تھی

ناشتا خاموشی سے کرنے کے بعد مولوی صاحب سنان کو ارام کرنے کا بول کر کمرے سے باہر اگے جہاں سروج صحن میں جاڑو دے رہی تھی سرو کنونشن بیٹا اگر بھورا نا لگے بچے تو دو منٹ اکر میری بات سنو مولوی رفیق کے کہنے پر وہ ان کی طرف متوجا ہوی نہیں بابا اللہ نا کرے کے مجھے اپ کی کوی بات بھوری لگے اپ چلے براندے میں اتی ہوے بول کر سروج نے کوڑا کوڑے دان میں ڈالا اور ھاتھ دھو کر برامدے میں چلی ائی اور مولوی رفیق کے ساتھ چارپائی پر بیٹ گی جی کہے بابا اپ کیا کہنے والے ہے وہ پوری ان کی طرف متوجہ ہوی دیکھو بیٹا یہ لڑکا اب ہمارے ساتھ رہے گا ہمارے گھر میں جب تک اس کی یاداشت واپس نہیں اتھی مولوی رفیق نے کہا لیکن بابا اپ جانتے ہے میں پردہ کرتی ہو اور اس کا یہا رہنا ٹیک نہیں پھر بھی اپ ایسا بول رہے ہیں سروج کی بات پر مولوی رقیق مسکرائے اور بولے مجھے پتا ہے کے میری بیٹی پردہ کرتی ہے اور اس بات پر تو مجھے فخر ہے کے تم۔ میری بیٹی ہو اور وہ یہار ہیگا لیکن بیٹک میں وہا ہم اس کی ہر ضرورت کا خیال رکے گے اس طرح تمہیں بھی کوئی پریشانی نہیں ہو گی اور وہ بھی یہار ہیگا ہمارے پاس مولوی صاحب کی بات پر سروج بولی یہ بلکل ٹیک سوچا اپ نے اور بیٹک تو میں نے کل صاف کر لیا تھا اچھا بیٹا

میں اس کو لے جاتا ہو بیٹک پر میں زرا بازار جاونگا اس کے کپڑے اور جوتے وغیرہ لے او

مولوی رفیق یے بول کر اٹھ گے اور سروج بھی اپنے کمرے میں اگی

سروج اج بیٹک صاف کر رہی تھی

کیونکہ سنان اور مولوی رفیق ڈاکٹر کے پاس گے تھے مولوی رفیق کی اپنی طبیعت بھی ٹیک نہیں تھی اور سنان کو بھی لیکر گیا تھا اس لیے وہ بیٹک کی تفصیلی صفائی کر رہی تھی کے تبھی بیٹک کا دروازا ایک دم سے کلا اور سنان اندر داخل ہوا سروج جو سنان کے کپڑے ترتیب سے رکھ رہی تھی ایک دم دروازہ کلنے پر بوکلائی اور جلدی سے چہرا چپا یا دوپٹے میں اور اس چکر میں سارے کپڑے زمین پر گر گے سنان بھی اس کو یہاں دیکھ کر حیران ہوا اسے ہر گز یہ امید نہیں تھی کے سروج یہا ہو گی اس لیے ایک نظر اس پر ڈالی اور ایک نظر میں وہ انداز الگا چکا تھا کے وہ بہت خوبصورت ہے کالے کپڑو میں کالے دوپٹے سے چپا یا چہرا جس میں صرف بڑی بڑی سرمائی انکھے نظر ا رہی تھی سنان کو اپنا اپ دوبتا ہوا لگا اس انکھو میں سنان کو اپنے طرف متوجا دیکھ کر سروج جلدی سے بیٹک سے گھر میں چلی گی اور کنڈی چڑائی اس کے جانے پر سنان ہوش میں ایا اور اپنی بے اختیاری پر خود کو کوسنے لگا اگے بڑ کر زمین سے اپنے کپڑے اٹھائے اور الماری میں رکھے اس کو یہاں ائے دو مہینے گزر گے تھے

اوراس دو مہینو میں اس کی یاداشت بھی واپس اگی تھی اور یہ بھی مولوی رفیق کا احسان تھا

کے اس کا علاج کروایا اتنا خیال رکھا سنان ان کا شکر گزار تھا اس سارے عرصے میں نازیا

سے بھی وہ مل چکا تھا سلمان اور مہر کے گھر بھی گیا تھا لیکن خانزادہ ہاؤس جانے کا اس کا

کوئی ارادہ نہیں تھا سلمان سے وہ کہہ چکا تھا کے اس کے لیے کوئی فلیٹ تلاش کرے وہ

مزید ان پر بوجھ نہیں بن سکتا تھا اور فلیٹ میں شفٹ ہونے کے بعد اس کا ارادہ غفر ملک کو

اس کی اوقات بتانے کا تھا اس لیے وہ جلدی جانا چاھتا تھا لیکن مولوی رفیق اجازت نہیں

دے رہے تھے بہت کم عرصے میں وہ ان کے قریب ہو گے تھے اور سنان بھی ان کے

ساتھ خوش تھا پر ہر ہفتے انے کا واعدہ کر کے مولوی رفیق نے اجازت دے دی ساری سوچو

کو ذہن سے جھٹکتے وہ فائل ڈونڈنے لگا جس کے لیے اسے مولوی رفیق نے بیجا تھا پر اسے

الماری میں مل گی اور جلدی سے باہر نکل گیا لیکن اس بار باہر سے بیٹک کے دروازے کو

تالا لگایا اور ہو سفٹل روانا ہوا وہ کب سے ایک پوزیشن میں بیٹھی سوچو میں گم تھی میں کتنی

بے وقوف ہو مجھے کنڈی چڑانی چاہیے تھی اف اگر کوئی اور اجاتا یہ تو شکر اللہ کا کے میں نے

جلدی سے چہرا چپا لیا ورنا میں بے پردہ ہو جاتی اور وہ کتنی پرست سے دیکھ رہا تھا جیسے پہلے

لڑکی نہیں دیکھی موصوف نے خیر میں بھی کیا فضول سوچ رہی ہو اٹھ کر کھانا بناتی ہو اور کیچن میں چلی گی

دیکھے مولوی صاحب اپ کو کینسر اور یے لاسٹ سٹیج ہے کینسر کی کیا اپ نے کوئی علاج نہیں کیا اپ کو زندگی پیاری نہیں ہے اپنی ڈاکٹر سوالیا نظر وسے مولوی رفیق کو دیکھ رہا تھا کے تبی وہ بولے میں نے توڑا علاج کروایا ہے مگر زیادا انہیں ن اور ویسے بھی زندگی اور موت اللہ کے ھاتھ میں ہے اور ایک نظر سنان کو دیکھا جو گم سم سا انے دیکھ رہا تھا واقی مولوی صاحب اپ ایک مظبوت انسان ہے لیکن پھر بھی میں یے میڈیسن لکھ دیتا ہو اس سے اپ کو تھوڑا ارام ملے گا سنان جو کب سے خاموش بیٹا تھا بول پڑا ڈاکٹر صاحب کیا اس کا علاج کسی اور مولک میں ہو سکتا ہے. جی ہو سکتا ہے لیکن لاسٹ سٹیج کا کچھ نہیں ہو سکتا ان کے پاس ایک مہینے کا وقت ہو گا اس میں اپ ان کا بہت خیال رکھے باقی جو اللہ کو منظور یہ بول کر ڈاکٹر چلا گیا اور سنان مولوی رفیق کو سہارا دے کر چلنے لگا

روبینا خانزادہ اس وقت اپنے کمرے میں موجود تھی ساتھ ہی انان بیٹا اپیل کار ہا تھا ویسے ماما اپ کو نہیں لگتا سنان کا اتنے دنو غائب ہو جانا یہ کوئی اور کہانی ہے یہ بول کر وہ پر سیب کانے لگا ہا تم ٹیک کہ رہے ہو مجھے بھی دال میں کچھ کالا لگتا ہے لیکن ماما سنان جیسا بندا اور اتنے دنو

غائب ہونا یہ بات مجھے ہضم نہیں ہو رہی کہی مر مرا تو نہیں گیا وہ روبینا بھی اکر اس کے ساتھ صوفے پر بیٹی ہا اللہ کرے کے ایسا ہو پر تو ہمارے عیش ہی عیش ہے یہ بول کر دونوں کا مشترکا قہقہہ گونجا کمرے میں

سروج جو کیچن میں موجود تھی دروازا کٹکنے پر باہر نکلی کون ہے میں ہو بیٹا دروازا کولو مولوی رفیق کی اوز پر اس نے دروازہ کولا سنان کو دیکھ کر سروج نے جلدی سے چہرا چپایا وہ مولوی صاحب کو اندر کمرے میں لے ایا ادھر لیٹے اپ اوران کو چارپائی پر لیٹا یا سروج بھی چہرا چپاے اندر داخل ہوی کیا ہوا اپ کو بابا اور ڈاکٹر نے کیا کہا سروج کی اواز پر سنان نے نظر اٹھا کر اسے دیکھا بڑی بڑی انکھو میں انسو لیے وہ مولوی رفیق کو دیکھ رہی تھی سنان کو اس کی انکھو میں انسو پسن نہیں اے اس کا بے اختیار دل چاہا کے وہ اس کے انسو پھونچے لیکن. اس کے پاس ایسا کوئی حق نہیں تھا تبھی وہ سر جٹکتا ان کی طرف متوجا ہوا مجھے کیا ہونا ہے میں بلکل ٹیک ہو بیٹا.. کہا سے اپ ٹیک لگ رہے ہے ایسے لگتا ہے اپ برسو سے بیمار ہے مجھے بتائے کیا ہوا ہے اپ کو ورنا میں اپ سے بات نہیں کرونگی یے بول کر اس نے اپنے انسو پونچھے مجھے کیا ہونا ہے اللہ کی طرف سے بولا وا ایا ہے وہ مجھے بولا رہا ہے بیٹی تم پریشان نا ہونا تمہیں پتا ہے تمہارے بابا تمہیں پریشان نہیں دیکھ سکتے اخر میں ان کی اواز

روندھی کیا بات کر رہے ہے اپ بابا اپ نہیں جانتے اپ سروج کی زندگی ہے اللہ اپ کو میری عمر دے ایسا کہا کیسے اپ نے یہ بول کر اس نے بابا کے دونو ھاتھ چومے اچھا رومت پگلے جاوا چھی سی چاے بنا کر لاو مولوی رفیق نے اس کا دیہان بٹا۔ ناچاہا اور اس میں وہ کامیاب بھی ہوا نہیں اپ چاے بعد میں پیے لیجے گا میں اپ لوگو کے لیے کھانا لاتی ہو سروج نے کہا اور کمرے سے نکل گی سنان جو خاموشی کھڑا تھا بول پڑا بابا اپ نے بتایا کیو نہیں ان کو کیا بتاتا وہ میرے ساتھ بہت اٹیچ ہے خوا مخوا پریشان ہو جاتی تم بھی مت بتانا اسے اتنے میں وہ کمرے میں داخل ہوئی سنان نے۔ ظر اٹھا کر اسے دیکھا ایک ھاتھ سے کھانے کی ٹرے تھامے اور دوسرے ھاتھ سے چہرا چھپاے وہ ہمیشا کی طرح اک کی سرمائی انکھو میں کونے لگا کے اسی لمحے سروج نے بھی نظر اٹھا کر اسے دیکھا دونو کی نظرے ملی تو اس نے جلدی سے ٹرے میز پر رکھی اور کمرے سے نکل گی سنان اس کی تیزی سے نکلنے پر مسکرایا یہ نہیں تھا کے اس نے لڑکیاں نہیں دیکھی کالج سے لیکر اب تک ہو کوئی اس پداہوتا لیکن وہ کسی کو گاس نہیں ڈالتا لوگ اسے مغرور کہتے اور معروریت اس پر جچتی بھی تھی چوٹی پر کشش انکھے اونچی ناک برے برے ہونٹ گندمی صاف رنگت کالے چوٹے بال جو ہر وقت اس کی پیشانی پر بکھرے ہوتے لمبا چوڑا قد ہر وقت کالے شلوار قمیص اور

کالے چادر میں ملبوس ہوتا کیونکہ وہ کہتا کے کالا کپڑا رنگ نہیں بدلتا اوروں کی طرح اور اس پر جچتا بھی بہت ہے لیکن سروج میں ایسی بات تھی جو کسی اور میں نہیں تھی اور خاص کر اس کی سرمائی انکھے جس پر سنان پدا تھا کہا کو گے بیٹا کھانا ٹھنڈا ہو رہا ہے مولوی رفیق کے مخاطب کرنے پر وہ چونکا اور بولا کہی نہیں اپ شروع کرے بلکے میں اپ کو اپنے ہاتھ سے کھانا کیلا تھا ہو اور چوٹے نوالے بنا کر وہ اسے کلانے لگا اس کی اتنے پیار پر مولوی رفیق بہت خوش ہوئے اور سنان کے ھاتھ سے کانے لگا

سنان کھانے کے بعد مولوی صاحب سے اجازت لیتا سلمان سے ملنے اگیا جہا وہ اسے ایک فلیٹ دیکھانے گیا تھا جو اسے بہت پسند ایا اور اگلے دن شفٹ ہونے کا فیصلا کیا اب وہ سلمان کے ساتھ ان کی گھر میں موجود تھا جہاں اس نے نازیا کو بھی بولا یا تھا..بھائی اپ کیو فلیٹ میں شفٹ ہو رہے ہے.اپ اپنے گھر کیو نہیں اجاتے پاپا اپ کا ہر وقت پوچتا ہے نازیا اس کے داہے طرف صوفے میں جبکے مہر بایے طرف بیٹھی تھی اور وہ ان کے درمیان پرسکون سا ان کی سوالو کا جواب دیے رہا تھا نہیں نازیا میں وہا کیا کرونگا اور پاپا صرف پوچتے ہے مجھے کبھی تلاش کیا انہونے یا ایوی صرف باتیں کرتا ہے وہ خوامخواہ تلخ ہوا نہیں بھائی پاپا تو انان کو بول رہے تھے کے اپ کو تلاش کرے لیکن انان نے یہ بول کر پاپا کو مطمئن کیا

کے اپ جس طرح لوگو میں رہتے ہے وہا عام ہے مہینوں مہینوں گھر سے غائب ہونا اس

لیے پاپا نے اپ کو تلاش نہیں کیا بھائی اپ کیو ان کامو کو نہیں چوڑتے جس سے اپ کو

خطرہ ہوتا ہے نازیا کے بولنے پر مہر نے بھی بولی بھائی اپ بس چھوڑ دے ایسے کام کوئی اور

کام کرے یہ اپ پر سوٹ بھی نہیں کرتا میں کوئی علو کام نہیں کر ہا نا کرونگا میں ان کے

ساتھ صرف اس لیے ہو کے ان کا دھندا بند کر سکو ہزار و لوگ مرتے ہے اس نشے کی وجا

سے اور ان کی مائیں کتنی بد دعائیں دیتی ہے ان لو گو کو جو یہ سب پیلاتے ہے لوگوں میں

روز بروز نیے نشے ایجاد کرتے ہے جس کی وجا سے ہزار و مائیں بے اولاد ہوئی بہت لڑکیاں

بھائیوں سے محروم ہو کر خود کام کرتی ہے ہزاروں بیویاں جوانی میں بیوہ ہوئی ہے ہزار و

بچے یتیم ہو گے ہے کس کی وجا سے اس نشو کی وجا سے اگر میں ان کے ساتھ شامل ہوا ہو تو

صرف اس لیے کے یہ سب برے کام روک سکو میں پولیس کی بھرپور مدد کر تھا ہو اور جو

جو جگھوں پر منشیات سمگلنگ ہوتی ہے میں ان کو وہ گایڈ کرتا ہو باقی وہ جانے اور ان کے کام

میں ایک شریف بھائی ہو دو بہنو کا کیو. بہنو اخر میں وہ شوخ ہوا اور وہ دونوں حیرت سے

اسے دیکھ رہی تھی سب سے پہلے ہوش نازیا کو ایا مطلب اپ علو کام نہیں کرتے شکر اللہ کا

ورنا مجھے ہر وقت یہ ٹینشن رہتی کے میرا بھائی ساری زندگی کنوارا رہتا کیو مہر میں ٹیک کہ

رہی ہونا اخر میں اس نے اپنے ساتھ مہر کو بھی شامل کیا اپنی شرارت میں ہاھمارا اکلوتا

شریف بھائی ہے ساری زندگی کنوارا رہلے گا ہم اپنے بھابھی دیکھنے کو ترس جاینگے کیونکہ وہ

ملک کی حفاظت کر رہا ہے باقی تو دنیا کی سب لڑکیاں ان کی بہنیں ہے کیو بھائی ٹیک کہانا

یے بول کر دونو نے سنان کی طرف دیکھا جس کا چہرا اتر گیا تھا بہنوں کی بات پر اور دونوں

قہقہا لگا کر ہنسی ان کی قہقہو سے گویا سنان کو اگ لگی تبی بولا ولا خولا ولا قوتا مانا کے شریف

ہو لیکن اتنا بھی نہیں کے ساری زندگی کنوارا ہو اور مہر تم نے کیا ہمیں بھوکا مارنا ہے نا کوئی

چاے نا پانی عجیب بے مروت ہو تم لوگ اس کی اسطرح کہنے پر مہر جلدی سے اٹھی میں

بے مروت نہیں ہو اپ کا دوست عجیب سوست انسان ہے کب سے گیا ہے ابھی تک

نہیں ایا مہر یہ بول کر دروازے کی طرف دیکھنے لگی اچھا جب تم نے اس کو پسند کیا تھا تب

سوست نہیں تھا اب ہے کیا بات ہے تم لڑکیوں کی . سنان نے پل میں سارا حساب بے

باک کیا میں نے نہیں اپ کا دوست دیوانا تھا مہر نے کہا اور کیچن میں چلی گی اور وہ دونوں

ہستے ہوئے باتو میں مشعول ہو گے . پھر اگلے دن وہ فلیٹ میں شفٹ ہو گیا سب سے پہلے

اس نے سلمان کو بلایا اور اس کی گاڑی میں چلے گے پرانے اڈے پر جہاں ہر طرف سناٹا تھا

سلمان کو گاڑی میں انتظار کرنے کا بول کر وہ اندا گیا جہاں غفر ملک بڑے کروفر سے کرسی

پر بیٹا کسی سے فون پر بات کر رہا تھا جیسں راجا پر نظر پڑی چہرا ایک دم پیلا پڑ گیا اور جلدی سے
فون کاٹ کر جیب میں رکھا اور اٹھ کر راجا کے پاس ایا سلام راجا جی اپے تشریف رکھے
اس کی لہجے میں اتنی مٹاس تھی کے راجا نے دل ممیں اس کی ادکاری کو سراہا لیکن چہرے پر
ظاہر ہونے نہیں دیا اور ازلی لاپرواہی سے بولا وسلام بہت شکریا اور کرسی پر ٹانگ پر ٹانگ
چڑا کر بیٹ گیا اور ارد گرد دیکھنے لگا جہاں چٹائی پر بہت لوگ نشا کرنے اور جوا کیلنے میں
مصروف تھے تبی اس کی نظر دیوار کے ساتھ بیٹے دس سالا لڑکے پر پڑی جو سگریٹ پی رہا
تھا راجا افسوس سے اسے دیکھنے لگا عفر یہ لڑکا کون ہے نیا ایا ہے کیا وہ اس پر نظرے جمایے
پھوچا جی راجا جی ایک مہینہ ہوا ہے اس کو یہا ایے ہوے لاوارث تھا سڑکو پر بیک مانگتا تو
ممیں لے ایا اب بھی بیک کے بہانے بہت مال بیچتا ہے کافی ذہین ہے عفر فخر سے بتا رہا تھا
راجا کو سن کر بہت افسوس ہوا تبی بولا یہ اب میرے ساتھ رہیگا لیکن کیوں یہا تو یہ ٹیک
ہے عفر ملک کی بات پر راجا کو اگ لگی تبی بولا تم نوکر ہو نوکر رہو اور سول کرنے کی ہمت
میرے باپ میں نہیں کے وہ راجا سے سوال کرے تو ایندا خیال رکھنا اور باتیں بہت ہو گی
اب اکے میرے شوز اتارو وہ کیا ہے نا مجھے جھکنا پسند نہیں تو تم اب سے میرے جوتے اتارو
گے وہ بہت مزے سے بولا اور ہونٹوں پر وہی دل جلانے والی مسکراہٹ تھی جو ہر مجرم کو

سزا دینے سے پہلے ہوتی غفر کو بھی اپنے اطراف میں خطرے کی گینٹی بجی تب ہی توک نگل کر جک کر اس کے جوتے اتارنے لگا لیکن اس کی تسمے اتنی سختی سے باندی گی تھی کے وہ بمشکل ادھے گنٹے میں اس کے جوتے اتار سکا عفر نے ژیسے اٹھ کر کمر سیدھی کرنا چاہی تبی وہ پرسے بولا ز

غفر زرا میرے پیر تو سونگھو بری سمیل ارہی ہے مجھے میں خود کر لیتا لیکن مجھے جکنا پسند نہیں ہے وہ اگر اپنے سامنے ہو یا عیرو کے سامنے اس لیے میں لوگوں کو جکھا تا ہوا اپنے سامنے اب میرا موکیا دیکھ رہے ہو جلدی کرو مجھے اور بھی کام ہے یہ بول کر وہ عفر کو دیکھنے لگا جس کے چہرے پر ایک رنگ ارہا تھا اور دوسرا جارہا تھا تبی وہ دوبارہ بولا عفر میں دوبارہ بات دوہرانے کا عادی نہیں ہو جلدی میرے پیر سونگھو عفر بھی خود کو کوستہا پنجو کے بل بیٹا اور اس کے پیر ھاتھ میں لیکر سونگھا جس سے بہت بوری سمیل ارہی تھی جلدی سے پیر چوڑا اور بولا راجا جی بہت بوری سمیل ارہی ہے عفر کے اسطرح کہنے پر وہ محفوظ ہوا اچھا جاو جلدی سے گرم پانی لاو بلکے اکبر کو بولو وہ لے ایے گا جی پھر کچھ ہی دیر میں اکبر حاضر تھا گرم پانی کا ٹب راجا کے سامنے رکھا اور چلا گیا عفر مجھے یہ پانی گرم نہیں لگ رہا تم ایسا کرو کے اپنے دونو پاوں اس پانی میں رکھو تا کے مجھے پتا چلے کے اکبر نے پانی کیسے گرم کیا ہے چلو

پیر رکھو یہ کہتے ہی وہ غفر کو دیکھنے لگا جو رونے والا ہو گیا تھا لیکن وہ یہ بھی جانتا تھا کے اگر وہ انکار کرتا تو سزا ڈبل ہو جاتی تبھی اس نے اپنے دونوں پاؤ ٹب میں رکھے اس کو ایسا لگا جیسے وہ تنور میں کھڑا ہو ایک دم اس نے اپنے پاوں باہر نکالے اس کے ایسا کرنے پر راجا کا قہقہا پورے کمرے میں گونجا غفر اپنا درد بول کر راجا کو دیکھنے لگا اور باقی سب بھی کیونکے وہ بہت کم ہستا تھا لیکن قہقہہ اج پہلی بار لگایا تھا سب کو اپنے طرف متوجا دیکھ کر وہ خاموش ہوا اور کہا اچھا اب جاوہ میں پیر کسی اور سے دھولو نگا اور ہا اس لڑکے کو بلا واج سے وہ میرے ساتھ رہے گا غفر نے صرف جی کرنے پر اتتفا کیا اور اس لڑک کی طرف بڑ گیا جبکے اس کے جانے کے بعد وہ دل ہی دل میں خوب ہنسا

پھر وہ اس لڑکے کو اپنے ساتھ فلیٹ لے ایا اور سلمان کو اس کی شاپنگ کرنے کو کہا جس پر وہ رضامند ہوا پھر کچھ ہی دیر میں وہ تیار ہوا تو پہچانا نہیں جا رہا تھا سنان کو وہ گول مٹول لڑکا بہت پسند ایا اور وہ بھی ان سے گھل مل گیا پھر دو تین دن وہ بہت مصروف رہا اور مولوی رفیق سے ملنے نہیں جا سکا اج بھی وہ ڈیرے پر موجود تھا کے اس کا فون بجا سنان نے فون کو دیکھا جہاں انجان نمبر جگمگا رہا تھا کچھ سوچ کر اس نے فون اٹینڈ کیا اور بولا اسلام علیکم.

دوسری طرف خاموشی تھی تبی وہ دوبارہ بولا ہیلو کون جبکے دوسری طرف سروج نے ہلق

تر کر کہامیں ہو وہ بابا کی طبیعت خراب ہے اپ کو بہت یاد کر رہے ہے سر وج کی اواز سن کر سنان کے ل میں عجیب سا سکون پیل گیا کیا ہوا ہے بابا کو تم ان کا خیال تو رکھ رہی ہو ناسنان نے بیے چینی سے پوچا تبی وہ سو سو کرتے ہوے بولی میں ان کا خیال رکھ رہی ہو لیکن پتا نہیں ان کو کیا ہو جاتا ہے سانس لینے میں بھی دشواری ہو رہی ہے اپ بس اجایے سنان بھی سن کر پریشان ہوا اچھا رونا بن کر و دعاہ کر و بابا کے لیے اور ان کے پاس رہو میں ارہا ہو یہ کہنے کے ساتھ ہی اس نے فون کاٹ دیا اور جلدی سے گاڑی کی طرف باگا جو اس نے کچھ دن پہلے خریدی تھی پھر پندرہ منٹ بعد وہ ان کے گھر پہنچا جہا مولوی رفیق کی حالت بہت خراب تھی سنان نے انے جلدی سے ہو سفٹل لے ایا ایمر جنسی روم میں ڈاکٹر ان کی ٹریٹمنٹ کر رہے تھے وہ باہر کوریڈو میں بے چینے ٹہل رہا تھا اور سر وج کچھ فاصلے پر موجود بینچ پر بیٹھی تھی کے تبی ڈاکٹر روم سے باہر ایا وہ دونو جلدی سے ڈاکٹر کے پاس گے کے ڈاکٹر بولا اپ دونو میں سر وج اور سنان کون ہے مریض بار بار ان کا نام لے رہا ہے ان کے پاس وقت کم ہے جراثیم ان کے پوری باڈی میں پیل گی ہے شاید یے ان کی اخری ملاقات ہو ہم کچھ نہیں کر سکتے یہ بول کر وہ چلا گیا سر وج بے یقینی سے سنان کو دیکھنے لگی یہ کیا بول کر گیا ہے ڈاکٹر تم جانتے ہو میں بابا کے بعیر نہیں رہ سکتی تم ڈاکٹر سے بات کر و میرے بابا بلکل

ٹیک تھے تم بات کرو گے ناوہ ہچکیو کے درمیان بول رہی تھی سنان نے بے بسی سے اسے

دیکھا جو کالے عبایے میں ملبوس تھی نقاب سے ہمیشہ کی طرح چہرا چپایا ہوا تھا سروج بات

کو سمجھو بابا کو کینسر تھا یے ان کا اخری وقت ہے وہ ہم دونو کو بلا رہے ہے چلو دیر مت کرو

پلیز اور روم میں چلا گیا سروج بھی نڈھال سی اس کے پیچھے اندر داخل ہوئی سامنے کا منظر

دیکھ کر ان دونو کا دل کٹ گیا جہا مولوی رفیق اکسیجن ماسک کے ذریعے مسنوعی سانسے لے

رہے تھے ان دونوں پر نظر پڑی تو اپنا ماسک اتارہ سروج نے جلدی سے ان کا ھاتھ پکڑا

اور چومنے لگی جبکے سنان نے دوسرا ان دونو کو وہ بہت عزیز تھا تبھی وہ بولے بیٹا میں جانتا ہو

میرے پاس وقت کم ہے اسلیے میں سنان سے گزارش کرتا ہو کے سروج سے نکاح کرے

تاکے میں سکون سے مر سکو کے میری بیٹی محفوظ ہاتھو میں ہے مولوی رفیق کے اسطرح

کہنے پر سنان نے ان کے سر پر بوسا دیا اپ گزارش نہیں حکم کرے بابا اور اپ کا ہر حکم

میرے سر انکھو پر مجھے کوئی اعتراض نہیں سنان کے مان برے لہجے پر اس نے سنان کے

دونو ھاتھ چومے اور سروج کو دیکھنے لگے جو ان کا ھاتھ پکڑے رو رہی تھی سروج بیٹا تم

اپنے بابا کی بات مانو گی ناوہ بہت اس سے پوچھے جس پر سروج نے اسبات میں سر ہلایا

مولوی رفیق کو پتا تھا کے سروج ان سے بہت پیار کرتی ہے اور ان کے مرنے کے بعد وہ

بلکل ٹوٹ جایگی اس لیے اس نے ایسا فیصلہ کیا تا کے کوئی تو ہو جو سروج کو سمبھال سکے اور پھر سنان نے سلمان کو فون کیا کے وہ مولوی کو ہوسفٹل لے ایے اور پھر کچھ ہی دیر میں ان کا نکاح ہوا جس پر مولوی رفیق بہت خوش ہوا وہ دونوان کے ساتھ بیٹھے تھے کے مولوی رفیق کی حالت بگڑی اور اس نے کانسنا شروع کیا سلمان جلدی سے ڈاکٹر کو بلانے باگا سنان نے جلدی سے انہیں توڑا پانی پلایا جو انہونے بہت مشکل سے پیا بابا کیا ہوا اپ کو میری طرف دیکھے سروج روتے ہوئے بولی کے مولوی رفیق بولا تم دونو ہمیشہ خوش رہو کبھی الگ مت ہونا ایک دوسرے سے میرے اخری خواہش کا احترام کرنا ہم کبھی الگ نہیں ہو گے کے اتنے میں ڈاکٹر اندر ایا اپ لوگ باہر جائے مریض کی حالت خراب ہے اور وہ دونو باہر اگے. سروج تو رونے میں مصروف تھی جبکے سلمان سنان کے ساتھ کڑا اسے دلاسا دے رہا تھا کے تبی ڈاکٹر روم سے نکلا اور بولا ہم انے نہیں بچا سکے سوری اور چلا گیا یہ خبر سن کے سب دکھی ہوے پر سروج ایک جٹکے سے اٹھی اور روم کی طرف بگنے والی تھی کے سنان نے اگے بڑکر اس کا ھاتھ پکڑ کر روکا نہیں سنان مجھے مت روکو میرے بابا بلکل ٹیک ہے یہ ڈاکٹر جوٹ بور رہا ہے میرے بابا کے اعلاوہ میرا کوئی نہیں بابا ابھی ایںگے اور مجھے سینےء سے لگائے گے وہ جانتے ہے سروج ان کے بعیر مر جایگی ایسا نہیں ہو سکتا وہ روتے

ہوئے بور ہی تھی سنان نے بے اختیار اسے اپنے ساتھ لگایا سروج بھی سہارا دیکھ کر

دھاڑے مار کر روئی سنان بھی رونے لگا مگر کچھ بولا نہیں کوئی بات کوئی دلاسا نہیں کیونکے

یہ وقت دونو کے لیے مشکل تھا پھر کب وہ گھر ای کب لوگ جمع ہوئے کب بابا دفن

ہوئے کس نے سب کچھ سمبالا بس وہ تو بابا کے کمرے میں ان کے کپڑے ھاتھ میں لیکر

رو رہی تھی بابا کیوں چلے گے مجھے اکیلا کیو چوڑا میں کیسے رہو نگی اپ کے بعیر میرے پاس

اپ کے سوا کچھ نہیں تھا اپ بھی چلے ءگے تو میں کیسے رہو نگی کیوں اللہ اپ نے مجھ

سے میرے بابا کو چینا اب میرا کیا ہو گا وہ روتے ہوئے مسلسل بول رہی تھی

کبھی جب چن جایئے باپ کا سایا تب

لگتا ہے اپنا اپ اکیلا دنیا کی بیڑ میں از قلم گل امنازیب

تین دن بعد وہ سروج کو اپنے ساتھ فلیٹ لے ایا کیونکہ سب رشتدار جا چکے تھے اور

سروج بار بار روتی تو اس لیے سنان اسے اپنے فلیٹ لے ایا تاکے وہ جلدی سے سمبھل سکے

اس نے سروج کا سامان دوسرے کمرے میں رکھا اور اس کو ارام کا بول کر اپنے کمرے میں

اگیا کھانا انہونے اتے ہوئے کھالیا تھا سروج بھی ارام سے بیڈ پر لیٹ گی اور سنان کے

بارے میں سوچنے لگی جب سے اس کی زندگی میں ایا تھا باقی مردو سے بلکل مختلف تھا اس

کی ہر بات میں ایک فکر ایک احساس ہوتا جس کے ہونے سے سروج خود کو محفوظ سمجھنے لگی

اور سوچتے سوچتے وہ نیند کی وادی میں کو گی

صبح اس کی انکھ فجر کی ازان سے کولی کسلمندی سے اٹھ کر اس نے وضو کیا اور کمرے میں

جائے نماز ڈونڈنے لگی الماری میں بھی نہیں تھا تبی وہ کمرے سے باہر نکلی اور سنان کے

کمرے کے باہر کرڑی ہوی اور یہ سوچنے لگی کے ایا مجھے ان سے کہنا چاہیے یا نہیں اگر نہیں

مانگو نگی تو نماز قضا ہو جایگی سروج نے دھڑکتے دل کے ساتھ دروازہ ناک کیا پھر نوک کیا

تیسری مرتبا نوک کرنے پر دروازہ کولا اور سنان نمودار ہوا سامنے سروج کو کرڑا دیکھ حیران

ہوا جو گرے کلر کے جوڑے میں گرے کلر کا دوپٹہ نماز سٹایل میں پہنے بڑی بڑی سرمائی

انکھے نیند کی وجا سے سرخ تھی خوبصورت نین نقوش گول مٹول چہرا سنان کو وہ کوئی تحفا

لگی جو اللہ نے اسے کسی نیکی کے صلے دی تھی سنان کو اپنے طرف دیکھتے ہوئے وہ کافی نروس

ہوئی اور بولی وہ میں نماز پڑنے لگی تھی مگر جائے نماز نہیں مل رہا اسلیے اپ کو ڈسٹرب کیا

جب وہ. اپ کہتی ہے

قسم سے جان لیتی ہے

از قلم گل امنازیب

سروج کے اسطرح بولنے پر بے اختیار اس کے مو سے شعر نکلا سروج بھی حیران ہوئی اس نے سوال ایک کیا تھا اور جواب دوسرا ملا کیا اور سنان کو سوالیہ نظرو سے دیکھنے لگی سنان بھی اپنی بےء اختیاری پر جی بر شر مندہ ہوا یہاں جاے نماز نہیں ہے بلکے اس پورے گھر میں نہیں ہے

لیکن کیو فورن سوال حاضر تھا

وہ اس لیے کے یہا کوئی نماز نہیں پڑتا بہتر یہی ہے کے تم کسی چادر پر نماز پڑو یہ بول کر وہ سروج کو دیکھنے لگا جو حیرانی سے اسے دیکھ رہی تھی کیوں اپ نماز نہیں پڑتے نہیں وہ یہ کہ کر ادھر ادر ایکھنے لگا. نہیں کا کیا مطلب ہے نماز ہم پر فرض ہے اور اسے ہم نے ہر حال میں پڑنی ہے فرض کرے اگر اپ کو موت اگی ایسی حالت میں کے اپ نے ایک نماز بھی نہیں پڑی تو کیسے اپ سامنا کرینگے اللہ کا اس کی بات سن کر وہ واقعی حیران ہوا وہ سروج سے اتنی گہری بات کی امید نہیں کر رہا جب کے وہ خود بھی حیران تھی اس نے اج تک کسی کے ساتھ اتنی باتیں نہیں کی پر وہ سنان سے کیو اتنے باتیں کر رہی ہے وجا سمجھنے سے وہ قاصر تھی مجھے کسی نے نماز پڑنے کی تلقین نہیں کی ایک بابا تھے اور دوسری تم ہو لیکن تم فکر مت کرو میں بہت جلد نماز پڑھنے لگ جاونگا اب جاو مجھے ڈسٹرب مت

کرواوراس کی سنے بعیر جٹ سے دروازہ بند کیا سروج حیرت سے دروازے کو دیکھنے لگی اور

پھر ہمت کرکے دروازہ نوک کیا جو ایک جھٹکے سے کولا کیا مصیبت ہے تم کسی چادر پر نماز پڑ لو

میں صبح تمہیں جائے نماز لادونگا وہ کوفت سے بولا سنان کے غصے کرنے پر سروج کی انکھے

انسوو سے بھر گی اور بنا کچھ بولے کمرے کی طرف باگی سنان کو بھی اپنی غلطی کا احساس ہوا

اور ایک مکھا دروازے پر دے مارا. اوشٹ یہ میں نے کیا کیا کتنے دنو بعد وہ نارمل بات کر

رہی تھی اور اس کے پیچھے کمرے میں چلا گیا. وہ صوفے میں بیٹھی رونے میں مصروف تھی

سنان بھی اکر اس کے ساتھ صوفے میں کچھ فاصلے پر بیٹھ گیا دیکھو سروج کیو رو رہی ہو اچھا

سوری مجھے تم سے اسطرح بات نہیں کرنا چاہیے تھی سروج پھر بھی کچھ نہیں بولی بس

گھٹنوں میں سر دیے سوں سوں کر رہی تھی مجبورن سنان کو اس کے ھاتھ ہٹانے پڑے بس

کرو ظالم اور کتنا روو گی سروج نے خفگی سے اس کے ھاتھ جھٹکے بات مت کریں مجھ سے کتنا ڈانٹا

اپ نے مجھے میں اس لہجے کی عادی نہیں ہو وہ انسو صاف کرتے ہوے بولی سنان کو معلوم

نہیں تھا کے لڑکیاں اتنی روتی ہے اچھا مجھے اپنی غلطی کا احساس ہے اور سوری بھی بولا. تم

بتاو ایسا کیا کروں کے تم مان جاو اور رونا بند کرو گی سنان کے کہنے پر وہ کچھ دیر سوچتی رہی پھر

بولی میں تب رونا بند کرونگی جب اپ میرے ساتھ نماز پڑینگے اور سنان کو دیکھنے لگی جو بڑا

بیزار لگ رہا تھا تبی وہ دوبارا بولی ماننا ہے تو ٹیک ہے ورنا جائے اپنے کمرے میں مجھے اور رونا ہے سنان کو بھی چار نچار سروج کی بات ماننی پڑی اچھا میں نماز پڑلو نگا لیکن جایے نماز جو نہیں ہے سنان نے اپنے طرف سے اپنی مشکل بیش کی لیکن سامنے بھی سروج تھی جو شکل سے جتنی معصوم دکھتی تھی اتنی تہی نہیں تبی جٹ سے بولی چادر پر اپ نے تو کہا ہے نا چادر پر پڑلو تو چادر پر پڑ لینگے اپ اپنا چادر لا یے ٹایم نکل رہا ہے نماز کا سنان نے الماری سے اپنی بڑی چادر نکالی اور کارپیٹ پر بیچھادی اور واشروم چلا گیا وضو کرنے سروج بھی اپنی کامیابی پر خوش باہر انتظار کر رہی تھی پھر کچھ ہی دیر میں وہ واشروم سے نکلا اور اپنے سر پر رومال باندکر چادر پر کھڑا ہوا سروج. بھی اس کے پیچھے کڑی ہوگی اور کچھ ہی دیر میں سنان کے امامت میں اس نے نماز پڑھی اور دعا کر کے اٹھنے لگی تھی کے سنان نے ھاتھ سے پکڑ کر روکا اور کہنے لگا ابھی مت اٹھے ایک سلفی لیتے ہے تا کے میرے اور اپ کی یہ انوکھی نماز یادگار رہے اپ کیا کہتی ہے سنان کے پوچھنے پر وہ کشمکش کا شکار ہوی اور جھکتے ہوئے بولی ہاہماری نماز انوکھی ہے اور دنیا میں ایسا پہلا جوڑا ہے جن نے چادر پر نماز پڑھی ہے لیکن کیا تصویر لینا ضروری ہے

نہیں ضروری تو نہیں ہے مگر ایسے میرے دل میں یہ خواہش جاگی اگر تمہیں نہیں پسند تو نہیں لیتے یہ کہتے ہی وہ اٹھنے لگا لگا تھا کے سروج کی اواز پر رو کا اپ لگتا ہے ناراض ہو گے میں نے ایسے ہے کہ دیا اپ لے مجھے کوئی اعتراض نہیں سروج کو اس کا یوا ٹھ کر جانا اچھا نہیں لگا اس لیے وہ مان گی سنان بھی مسکراتے ہوئے واپس بیٹھ گیا اس بار سروج کے بلکل نزدیک بیٹھ گیا جس کی وجا سے سروج تو ڑے فاصلے پر ہو گی اور اس نے مسکراہٹ دباتے ہوئے قمیص کے پاکٹ سے فون نکالا اور دو تین تصویرے لیکر فون واپس رک دیا اور اٹھ گیا سروج بھی اٹھی اور چادر سمیٹنے لگی اچھا تم ارام کرو اور ناشتے کی فکر مت کرنا اس کا انتظام میں نے کر لیا ہے جی ٹیک ہے سروج بس اتنا بول پایے اور سنان کمرے سے نکل گیا اس نے بھی چادر الماری میں رکھی اور بیڈ پر لیٹ گی

سنان بھی مسکراتے ہوئے کمرے میں داخل ہوا اور مہر اور نازیا کو اپنی تصویرے بیجھی اور ان کی ریپلاے کا انتظار کرنے لگا کچھ ہی دیر بعد ان دونو کی گروپ کال انے لگی جس کو سنان نے مسکراتے ہو فک کیا اپ بھائی کتنے چالاک ہے اتنی پیاری بیوی ڈھونڈلی اپ نے نازیا اپنے دل کا بڑاس نکالنے لگی مہر پھر کیو پیچھے رہتی اور تو اور یہ اپ نے سر پر رومال کیو باندھی ہے کہی بھابی نے سینڈل سے تو نہیں مارا اپ کو یہ بول کر وہ دونو قہقہہ لگا کر ہنسی

جس سے سنان کو مرچے لگے اور بگڑ کر بولا بس کرو ڈرامے باز واور میں نماز پڑ رہا تھا اس لیے سر پر رومال باندھی اور مجھے بیوی کیو ماریگی میں سنان خانزادہ ہو سلمان نہیں جو بیوی سے پٹے گا اس نے پل میں سارا احساب بے باک کیا جس سے دوسری طرف مہر کا منا کول گیا میں نے کب مارا ہے سلمان کو اور یہ تم ہو نہیں یہ تم نہیں ہو نازیا تم بول دو اسے ہمیں ہمارا پرانا بھائی چاھیے یہ والا تو کوئی اور ہے مہر کے ڈرڈ مے سٹارٹ ہو چکے تھے جس پر سنان تو ہنسا لیکن نازیا نے مہر کو ٹوکا بس کرو کتنے ڈرامے کرتی ہو پہلے یہ تو مجھے پتا چلے کے کیا واقعی اپ نے نماز پڑی ہے یا بھابی کے سامنے اچھا بنے کا ڈراما کیا سنان بھی سمجھ گیا یہ دونوں ساری بات کو جاننے کے بغیر فون بند نہیں کریگی اس لیے اول سے اخر تک سب بتایا جس کو سن کر دونوں پر ہسنے کا دورا پڑ گیا مطلب راجا جس سے دشمن پناہ مانگتے ہے جس نے برے بڑے لوگو کو اپنی انگلیوں پر نچایا ہے وہ اپنی بیوی کے انسو سے ڈر گیا واہ بھائی کمال ہوا مہر نے بمشکل اپنی ہنسی کنڑول کر کہا۔ ہا اور مجھے پورا یقین ہے بھابی اپ کو اپ کے کام سے بھی روک لینگی جس میں اپ کو فائدہ تو نہیں مگر جان کا خطرا ہر وقت لگا رہتا ہے پھر اپ پاپا کا بزنس جوائن کر لینگے نازیا بول کر سنان کے جواب کا انتظار کرنے لگی جو کچھ توقف کے بعد گویا ہوا دیکھو میں اس کی وجا سے اپنے کام سے دسبر دار نہیں ہو سکتا وہ میرا کام

نہیں ہے صرف اس سے بہت سی زندگیاں جوڑی ہے اور تم اس بارے میں سروج کو مت بتانا وہ ایوی پریشان ہو جائیگی او ہو اپ تو ایمو شنل ہو گے نہیں بتاتی میرے معصوم بھائی اس بار جواب مہر کی طرف سے ایا تھا مہر یہ بتاؤ زین کیسا ہے تمہیں تنگ تو نہیں کر رہا اسے ایک دم زین کا خیال ایا نہیں بھائی وہ تنگ نہیں کر رہا بہت ہی کیوٹ بچا ہے اب بس کرے ہم کچھ دیر میں اتے ہے ناشتا لیکر مہر کو انے کی جلدی تھی ہاہا میں بھی تم لوگوں کا انتظار کر رہا ہو جلدی ناشتا لیکر پہنچو ورنا میں نے بھوک سے مر جانا ہے ہا بو کے انسان تمہارا پیٹ کبھی نہیں بر سکتا اور دونو نے مسکراتے ہوئے فون بند کیا اس نے بھی فون سائیڈ ٹیبل پر رکھا اور انکھے موندلی

خانزادہ ہاوس میں سب ناشتا کر رہے تھے کے تبی نازیا تیار ہو کر ائی گوڈ مورننگ گوڈ مورننگ لیکن تم اتنا تیار کس خوشی ممیں ہوئی ہو شمس خانزادہ نے جائزا لیتے ہوئے پوچھا نازیا ایک پل کو گڑ بڑای لیکن پھر ڈرتے ہوئے بولی وہ بابا بھائی کے گھر جا رہی ہو مہر اور سلمان بھائی مجھے پک کرنے ا رہے ہے اچھا اب تم اتنی بڑی ہو گی ہو کے مجھ سے پوچھے بغیر اس نافرمان بھائی کے گھر جا رہی ہو ہے کہا وہ یہ کون سا ڈرامہ شروع کیا ہے اس نے پہلے مہینوں تک غائب رہتا اب گھر بھی نہیں ارہا کیونکہ وہ الگ رہ رہا ہے اور یہ نوبت کیوں

ائی تم نے اس سے پوچھا ہے وہ تو جیسے پھٹ پڑے تھے نہیں پاپا میں اپ سے اجازت لینے ائی

ہو اور بھائی نافرمان نہیں ہے بس حالات نے اسے ایسا بنا دیا ہے اپ اسے مغاف کرے

میں بھائی کو سمجھاونگی وہ بہت جلد یہاں اپے گا نازیا کی بات ابھی ختم نہیں ہوئی تھی کے

انان درمیان میں بول پڑا اور تو اور مجھے اڑتے اڑتے خبر پہنچی ہے کے موصوف نے کسی

مولوی کی بیٹی سے شادی کی ہے اور اس کے ساتھ مزے کر رہا ہے اپ کو بتانا بھی گوارا

نہیں کیا چلو ہم۔ تو ٹھہرے سوتیلے مگر اپ تو اس کے سگے تھے میری مانیں تو اپ اس میڈم

کے ساتھ جایے اور اس سے دو دو ھاتھ کرے پل میں پتا لگ جائیں گا کے کیا ماجرا ہے

ہا اپنی بات ختم کر کے وہ شمس خانزادہ کو دیکھنے لگا جس کے چہرے پر گہری حیرانی تھی روبینہ

نے بھی انکھو ہی انکھو میں بیٹے کو سراہا جس کے جواب پر وہ کمینگی سے ہنسا نہیں بابا ایسا

نہیں ہے وہ ایک مجبوری پیش اگی تھی بھائی کو ورنا وہ اپ کو ضرور بتاتا نازیا نے اپنی طرف

سے صفائی پیش کرنی چاہی کے شمس خانزادہ نے ہاتھ کے اشارے سے اسے بولنے سے

روکا بس کرو تم بھی اس کے ساتھ شامل ہو میرے بڑے بیٹے نے نکاح کیا اور مجھے نہیں

بتایا کیا میں اتنا گیا گزرا ہو کے اس نے بتانا مناسب نہیں سمجھا روبینہ تم ٹھیک کہتی تھی وہ

میرا بیٹا ہو کر بھی میرا نہیں ہے اسے اپنے دوست اور بہن عزیز ہے میں تو اس کا کچھ لگتا

ہی نہیں ہو لیکن فکر مت کرو فون کرو اس نافرمان کو کے ابھی کے ابھی یہاں حاضر ہو جائے بیوی سمیت ورنہ میرا مرا ہوا مو دیکھے گا یہ بول کر وہ لمبے لمبے ڈگ لیکر اپنے کمرے میں چلے گے ناز یا افسوس سے ان دونوں کو دیکھنے لگی جو مزے سے ناشتا کرنے میں مصروف تھے جیسے کچھ ہوا ہی نہیں ہے اور کمرے میں چلی گی تا کے وہ سنان کو فون کر سکے ویسے ماما اپ بھی حیران ہو گی کے مجھے کیسے پتہ چلا اس کے بارے میں انان نے روبینہ سے پوچھا ہا مجھے توڑی حیرت ہوئی لیکن مجھے یہ پتا ہے میرے بیٹے کو جاسوسی کرنے کی عادت ہے کر لی ہو گی تم نے جاسوسی وہ ہاتھ صاف کرتے ہوئے بولی اچھا باقی بات میں اپ کو پھر کسی دن بتا دونگا ابھی میں کمرے میں جا رہا ہو جب تماشا گرم ہو جائے تو مجھے اواز دے دیجئے اخر کو مجھے بھابی کا دیدار بھی کرنا ہے کمینگی سے کہتے ہوئے وہ کمرے میں چلا گیا اور وہ ملازمین کو کام سمجھانے لگی

پھر کچھ ہی دیر میں سب جمع تھے خانزادہ ہاوس میں اور اس وقت ڈرائنگ روم میں موجود تھے کے تبی شمس خانزادہ وہاں اگے سنان نے اگے بڑھ کر اسے سلام کرنا چاہا کے انہوں نے اسے خود سے دور کیا اور صوفے پر بیٹھ گے سنان کو بھی ان کی ناراضگی کا اندازہ ہو گیا اس لئے ایک نظر ساتھ بیٹھی سروج پر ڈالی جو بہت گھبرائی ہوئی لگ رہی تھی سنان نے خاموشی

سے اس کا ہاتھ پکڑا اور زرا دبایا جیسے اپنی موجودگی کا احساس دلا رہا ہو. سروج نے بھی نظر اٹھا کر اسے دیکھا جس کے انکھو میں اس کے لیے بہت جزبات دیکھای دے رہے تھی لیکن شکل سے وہ پریشان لگ رہا تھا سروج کو سب کے سامنے اس کا ہاتھ پکڑنا گھبراہٹ میں مبتلا کر گیا اس لیے اس نے اپنا ہاتھ چوڑانا چاھا کے سنان کی بکڑ اور مضبوط ہوئی اور یہ سب شمس خانزادہ کے نظروں سے مخفی نارہ سکا اس لیے بولے تم نے کس کی مرضی سے شادی کی ہے زرا اس موضوع پر روشنی ڈالو میں نے اللہ کی مرضی سے کی ہے ان کا حکم ہوا میں نے نکاح کیا کیو اپ کیو پوچھ رہے ہے سنان بیزاری سے بولا جو شمس خانزادہ کو اگ لگا گی کیا صرف اللہ کی مرضی سے باپ کی کوئی اختیار نہیں کے وہ بیٹے کی زندگی کا فیصلا کر سکے ہے باپ کی بھی مرضی ہے لیکن میرا نکاح اس وقت ایمر جنسی میں ہوا تھا اس لیے اپ کو نہیں بولا یا اور اگر بولا تا بھی تو مجھے پورا یقین ہے اپ نہیں اتے کیونکہ اپ کو اپنی سو کولڈ بیوی اور بیٹے سے پرست نہیں سنان کے جواب پر انان بپھر کر اس کی طرف بڑا بکواس بند کرو اپنی تمہیں کس نے اجازت دی ہے میرے ماما کے بارے میں ایسی بات کرو اور سنان کو کالر سے پکڑا جس پر سنان نے اس کا ہاتھ پکڑ کر مروڑا مجھ سے مت الجھنا انان خانزادہ ورنا مجھے تمہارا ہاتھ توڑنے میں ایک سیکنڈ نہیں لگے گا کیونکہ جو ہاتھ سنان خانزادہ پر

اٹھتا ہے اسے وہ کبھی اٹھانے کے قابل نہیں چوڑ تھا اور اس کے ہاتھ کو جھٹکا سر وج جلدی سے سنان کے پاس ائی جو بہت ڈری ہوئی تھی اس نے کب دیکھا تھا سنان کا یہ روپ وہ تو کوئی اور سنان تھا تم کیو لڑ رہے ہو ان کی بات سنو یو. جگڑا نہیں کرتے بھائی ہے تمہارہ نرمی سے اس کا ہاتھ پکڑنا چاہا کے وہ ایک دم دور ہوا اس سے میں نہیں لڑ رہا یہ لوگ مجھے خوش نہیں دیکھ سکتے اور نہیں ہے میرا بھائی یہ بھائی ایسا نہیں ہوتا یہ تو میرے خون کا پیاسا ہے مجھے میرے دشمنوں کے ساتھ مل کر مارنے کی کوشش کی تھی اس نے یہ تو میری قسمت میں موت نہیں تھی ورنا میرا قاتل میرا چوٹا بھائی ہوتا اور اپ پاپا کیا اپ نے مجھے وہ پیار دیا ہے جس کا میں حق دار تھا کیا اپ نے اپنی بیوی سے

کبھی پوچھا تھا کے اپ کا بیٹا کھانا کھاتا ہے کے نہیں اسے کسی چیز کی ضرورت تو نہیں لیکن نہیں اپ کو تو اپنا بزنس کامیاب کرنا تھا بلے اپ کا بیٹا تنہائی میں مر جاتا شمس خانزادہ جو کچھ بولنے لگے تھے سنان نے انے روکا نہیں اج نہیں اج صرف میں بولو گا اپ بس چپ رہے میری ماں مری تھی پاپا اپ تو زندہ تھے اپ نے کیوں مجھ میں اور ان میں فرق کیا اپ ان کو گھومنے لیکر جاتے شاپنگ کرتے میرا خیال اپ کو تب اتا جب نازیا اپ سے کہتی ورنا اپ تو مجھے بھول جاتے بس یہی تک کافی ہے یا اور بھی یاد کرواپ کو اور اپ کی بیوی کو

مجھ سے اپ نے یہ نہیں پوچھا کے میں اتنے عرصے کہا تھا اپ نے پوچھا تو میرے نکاح کے بارے میں پوچھا کیونکہ اپ کو یہ فکر ہے کے اپ کا ایک مقام ہے لوگ کیا کہینگے کے بیسٹ بزنس ٹائیکون شمس خانزادہ کے بیٹے نے نکاح کیا اور یہ بات اس کے باپ کو پتا نہیں کاش اپ مجھ سے پوچھتے کے میں اتنے وقت کہاں تھا کس حال میں تھا لیکن اپ نے نکاح کے بارے میں پوچھا تو سنے میں جب اپ کے بیٹے اور اپنے دشمن کی وجہ سے سڑک پر پڑا زندگی اور موت کی جنگ لڑ رہا تھا تب اس کے فرشتے صفت انسان نے میری جان بچای میری اتنے مہینوں خیال رکھا مجھے اپنے گھر میں جگا دی اور بیٹے کا پیار دیا جو اپ کا دینے کا حق تھا تو جب وہ مشکل میں تھا تو کیا میں اس کی مدد نہیں کرتا ان کے احسان کا بدلا نا چوکا تھا سروج جو اس کے ہاتھ جھٹکنے پر ایک جگا کڑی انکھو میں انسو لئے سب سن رہی تھی احسان چکانے کی بات پر جھٹکے سے سر اٹھا کر سنان کو دیکھنے لگی مگر وہ تو ان کے ساتھ پرانے حساب بے باک کر رہا تھا تو کیا میں کسی کے سر پر ذبردستی تو پی گی ہو کیا میرا ساتھ صرف احسان چکا نا تھا یہ سوچتے ہوئے وہ خاموشی سے دروازے کی طرف بڑی اور گھر سے نکل ائی باقی کسی نے دیھان نہیں دیا سب اپنے سوچو میں گم تھے لیکن زین اس کے پیچھے باہر اگیا اسے راستے میں سنان نے سلمان کے گھر سے پک کر لیا تھا اور وہ چلنے لگی کیا میں ایک بوج ہو جو کسی

کے سر پر زبردستی مسلط کی گی ہو گیا نکاح کرنا صرف بابا کا احسان چکانا تھا اگر تھا تو پھر میرا

اتنا خیال کیور کا جیسے میں اسے بہت عزیز ہو اور صبح مجھے کیسے منا رہا تھا میرے رونے پر وہ

کتنا پریشان ہو گیا تھا کیسے میرے کہنے پر نماز پڑی کیا وہ سب ایک احسان کا بدلا تھا وہ سوچو

میں گم تھی کے تبھی ایک گاڑی جھٹکے سے اس کے سامنے رکی اور دو نقاب پوش گاڑی سے

نکلے اور سروج کی طرف بڑے سروج بھی سوچو سے نکلی اور باگنے والی تھی کے ان دونوں

نے اسے قابو کیا اور کلوفروم کا رومال اس کے ناک پر رکھا اور سروج بیہوشی ہو گی اور

انہوں نے جلدی سے اسے گاڑی میں ڈالا اور جانے لگے تھے کے تب تک زین ان کے

قریب پہنچا اور چلانے لگا چوڑو میری ماما کو بچاو کوئی ہے نقاب پوشو نے جب دیکھا کے

بچا شور مچا رہا ہے تو ک اس کے ناک پر رومال رکا اور وہ بیہوش ہوا اور انہوں نے جلدی سے

گاڑی میں ڈالا اور گاڑی زن سے بگالی

اور صرف احسان کی بات نہیں وہ لڑکی مجھے بہت پیاری ہے میں اس سے بہت محبت کرتا

ہو اتنا کے اگر مجھے اپنی سانسے قربان کرنی پڑی اس کے لیے تو میں وہ بھی قربان کر لو نگا اتنا

چاھتا ہو میں تمہیں اس کی بات ادھوری رہ گی اور وہ حیرانی سے ارد گرد دیکھنے لگا باقی سب

بھی حیرانی سے اسے دیکھنے لگے سروج کہاں ہے اس نے بیچینی سے نازیا سے پوچھا جو

رونے میں مصروف تھی مجھے کیا پتا بھائی وہ یہی موجود تھی اور زین زین کہا ہے بھائی نازیا بھی پریشانی سے بولی اور شمس اور روبینہ بھی اپنے کیے پر پیشمان تھے وہ بھی سروج کا سن کر پریشان ہوئی اور ملازما کو اوازدی جو ایک اواز پر حاضر تھی یہاجو لڑکی کرڑی تھی اور وہ بچا کیا تم نے دیکھا ہے کہی جاتے ہوئے انہے ہا بڑی بی بی وہ تو باہر کی طرف گی تھی اور وہ بچا بھی اس کے پیچھے گیا تھا ملازما کی بات سن کر جلدی سے باہر کی طرف باگا انان بھی اس کے پیچھے باگا شمس خانزادہ اس سارے معاملے میں پریشان کھڑے تھے ایک تو وہ اپنے کی پر بہت پچتارہے تھے سنان نے ان کی انکھے کول دی۔ اس نے ایک شکایتی نظر پاس بیٹی روبینہ خانزادہ پر ڈالی جس سے وہ مزید شرمندہ ہوئی مگر وہ کچھ بولی نہیں جو اس نے کیا تھا اج سنان نے اسے اس کا ائیناد دیکھا یا تھا اور وہ بے حد پیشمان تھی شمس خانزاہ کو اس نے کچھ کہنا چاہا کے انہونے مو پیر لیا وہ معافی مانگنا چاہتی تھی لیکن یہ وقت معافی مانگنے کا نہیں تھا وہ سروج کے لیے دعائیں کرنے لگی کیونکہ وہ سنان کو بہت عزیز تھی نازیا نے بھی سلمان کو فون کیا اور سب بتادیا جس کو سن کر سلمان بھی پریشان ہوا۔ تم فکر مت کرو میں انان کو فون کرتا ہو وہ مجھے بتادیگا کے وہ لوگ کس طرف گے ہے میں بھی پھر ان کے پاس جاتا ہو

سنان تو پاگل ہو جایے گا خدا کرے سروج سلامت ہو ورنا وہ پوری دنیا کو اگ لگا دے گا یہ کہتے ہی اس نے فون بند کیا اور ناز یا سروج کی سلامتی کی دعائیں کرنے لگی

اس نے جیسے انکھیں کھولی خود کو انجان جگا پر پایا پھر سب کچھ اس کے ذہن میں کسی فلم کی طرح ایا کیا میں اغوا ہوئی ہو یہ سوچ اس کے ذہن میں اتے ہی ایک خوف کی لہر اس کے پورے وجود میں دوڑ گی اس نے چلانا چاہا مگر گلے میں کانٹے چبنے لگے اور سر بھی چکرانے لگا اس نے اپنے چکراتے ہوئے سر کو تامنا چاہا مگر خود کو کرسی سے باندھے دیکھ کر وہ مایوسی سے رونے لگی اس نے کب ایسے حالات دیکھے تھے وہ تو نازو سے پلی بڑی تھی ماما مت روپے میں ہو نا میں اپ کو ازاد کرتا ہو کرسی سے وہ جو سر جھکاے رونے میں مصروف تھی زین کی اواز پر جٹکے سے سر اٹھا کر اسے دیکھا جس کے کپڑوں پر مٹی لگی تھی اور سرخ سفید چہرے پر تپڑ کا نشان تھا اپنے ننے ننے ہاتھوں سے رسیا قینچ رہا تھا سروج کو بے اختیار اس پر پیار ایا اور حیرت سے پوچھا تم یہاں کیسے ائے اور یہ چہرے پر کس نے مارا میں اپ کے پیچھے گھر سے نکلا تھا کیونکہ پاپا کہتے تھے اپنی ماما کو کبھی اکیلا مت چوڑنا اور ہر جگا اس کے ساتھ جانا زین نے سنان کی وہ بات کی جب وہ سلمان کے گھر میں گیا تھا زین سے ملنے تب جب زین نے پوچھا کے اپ نے مجھے یہا کیو چھوڑا ہے میں اپ کے ساتھ رہو نگا مجھے اپ کے پاس انا

ہے تب سنان نے اسے بتایا تھا کے وہ اس کی ماما کے ساتھ رہ رہا ہے اور جب وہ گھر آ جایگی تو تم رہنا اپنی نیو ماما کے ساتھ اور اکیلا مت چوڑنا اسے ور نا وہ بہت ڈرپوک ہے اس دن سے وہ سروج کو اپنی ماما سمجھنے لگا تھا اور سروج بھی سنان کی زبانی زین کا سارا واقعہ سن چکی تھی زین کی بات پر سروج کے انکھو میں انسو اگے کیسا شخص تھا وہ اسے سمجھنا سروج کی بس کی بات نہیں تھی اس لیے بولی زین تم نہ اتے بیٹا اب تم بھی میرے ساتھ مشکل میں پڑ گے اب کیا ہو گا وہ سہی مانو میں پریشان ہوئی یہ کون ہے اور ہمیں کیو بند کیا ہے اور ارد گرد دیکھنے لگی یہ ایک بوسیدہ کمرا تھا جہاں ہر طرف مٹی اور جالے تھی کمرے کا دروازہ لکڑی کا تھا جسے دیکھ کر سروج بولی زین تم کوشش کرو میرا ہاتھ کولنے کی اگر ایک ہاتھ بھی کول گیا تو بھی ٹیک ہے سروج کی بات پر زین نے سر ہلایا اور رسیوں کو کولنے لگا سروج بھی ہاتھو کو جھٹکے دے رہی تھی کے رسیا ڈیلی ہو جایے کچھ ہی دیر میں زین نے اس کے ہاتھ کول دیے اور خوشی سے بولا ماما اپ کے ہاتھ کول گے سروج بھی اپنے کولے ہاتھو کو دیکھ رہی تھی ایسا لگتا ہے جیسے رسیوں کو ڈیلا باندھا گیا تھا اس لئے جلدی کول گی وہ جلدی سے کرسی سے اٹھی اور دروازے کی طرف بڑی. اپنے چکراتے ہوئے سر کی پرواکیے بغیر دروازہ کولنے کی کوشش کی جو کول گیا سروج نے ڈرتے ڈرتے اپنا سر باہر نکالا باہر کوئی نہیں تھا نہ جانے

اس میں اتنی ہمت کہاں سے اگی کے زین کا ہاتھ پکڑا اور ڈرتے ڈرتے باہر نکلی اور ارد گرد دیکھنے لگی یہ ایک کنڈر نما گھر تھا جس کی کچھ دیوارے گری ہوئی تھی سب کچھ کالا کالا تھا جیسے یہاں کوئی اگ لگی ہو سروج جلدی سے باہر کی طرف بڑی کے اتنے میں ایک ادمی چلا کر بولا او غفر لڑکی باگ گی سروج نے مظبوطی سے زین کا ہاتھ پکڑا اور بھاگنے لگی باقی ادمی بھی اس کے پیچھے دوڑے سروج اپنے بھاگنے میں اور تیزی لای اسے راستو کا علم نہیں تھا مگر وہ بھاگ رہی تھی ہو طرف کیھت ہی کیھت تھے اور درمیان میں ایک سڑک تھی اس پر وہ بھاگ رہی تھی اس نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو چار ادمی اسلحہ سمیت اس کے پیچھے ارہے تھے اس نے ایک ہاتھ سے اپنا دوپٹا درست کیا اور دل ہی دل میں اللہ سے مخاطب ہوئی اللہ میری اور زین کی حفاظت کرنا مجھ سے بہت بڑی غلطی ہو گی میں شوہر کی اجازت کے بغیر گھر سے نکلی تھی اور اس کی سزا مل رہی ہے تو مجھے معاف کر اور میرے غزت کی حفاظت کرنا میرے مالک میرے شوہر کو بیج دے میرے محرم کو بیج دے کے اتنے میں زین سڑک پر گر پڑا سروج اس کو اٹھانے کے لئے جکی کے اتنے میں وہ لوگ اس کے پاس پونچھے سروج ڈر کی وجا سی زمین پر بیٹ گی زین بھی اس سے چپک پڑا او دیکھو تو راجا کی رانی تو اس سے زیادہ تیز ہے ایک ادمی نے کمینگی سے کہا تو دوسرا بھی بولا ہا بھائی تیز تو ہو گی راجا

کی بیوی جو ہے لیکن ہم اس کی ساری تیزی نکال لینگے اور سب ہسنے لگے سروج کو ان سے

خوف ایا کون ہو تم لوگ اور ہمارے پیچھے کیو پڑے ہو ہم نے کیا بگاڑا ہے تم لوگو کا سروج

کی بات پر پھر وہ لوگ ہنسے اور ایک بولا واو رانی تو بولتی بھی ہے اور کتنی پیاری اواز ہے

تمہاری بھی ماننا پڑے گا کے راجا کی رانی خوبصورت بہت ہے وہ موٹا سا ادمی اس سے تو ڑا

دور بیٹھ گیا سروج زین کے ساتھ اور چپک گی تم کہتی ہو تم نے کیا بگاڑا ہے ہمارا تو سنو

تمہارے شوہر کی وجا سے ہم بہت خوار ہوے ہے کتوں کی طرح بہت چمچا گیری کی ہے ہم

نے اس نے کیا کیا پولیس والو کے ساتھ ملا تھا سالا شک تو ہمیں پہلے تھا یقین کی موہر اس

کے بھائی نے لگا دی ہمارا سارا مال پولیس کے ہراست میں ہے لیکن کیا ہوا نقصان اگر میرا

ہوا تو فائدہ میں وہ بھی نہیں رہے گا اس کے سارے حساب ہم تم سے لینگے جبار بہت غصے

سے بولا اس بے چارے کی کچھ دن پہلے منشیات سگلنگ تھی جو راجا نے پولیس کو بتایا اور

پولیس نے بروقت چاپا مارا اور سارا مال پولیس لے گے اور اس کے کچھ بندو کو بھی پکڑا بس

وہی سے وہ سنان کی کمزوری تلاش کر رہا تھا جو ان نے انہیں بتا دی کے راجا اپنی نو یلی

دولھن سے بہت پیار کرتا ہے تو تب سے اس نے سنان کا پیچھا کیا اور موقع کی تلاش میں تھا

اور موقع تو اسے مل گیا جیسے سروج گھر سے نکلی انہوں نے اٹھا لیا مگر تم فکر مت کرو تمہیں

توہم بہت خوش رکینگے اخر کو اتنی پیاری لڑکی کا کچھ تو فائدہ اٹھائینگے اور اس کا ہاتھ پکڑنا چاہا

کے سروج نے اپنا ہاتھ پیچھے کیا. سنان بہت رش ڈرایونگ کر رہا تھا ان بھی

مجرموں کی طرح سر جکاے بیٹا تھا سنان کو اس نے بتایا کے وہ اس سب میں برابر شریق تھا

اور اس نے جبار کا پرانا اڈا دیکھا دیا کے وہ ہالیکر گے ہے سروج کو جس پر وہ کچھ نہیں بولا

بس گاڑی کی سفیڈ بڑا دی کیونکہ جبار کا پرانا اڈا دس منٹ کی مسافت پر تھا لیکن وہ ایک

سکینڈ بھی دیر نہیں کرنا چاہتا تھا اسے بس سروج کی فکر تھی وہ

جلد از جلد اپنی بیوی کے پاس جانا چاھتا تھا اور سلمان بھی اپنی گاڑی میں انہیں فالو کر رہا

تھا

مجھے ہاتھ مت لگانا ورنا سنان تمہیں زندہ نہیں چوڑے گا سروج کو خود پر حیرت ہو رہی تھی

جس شخص کو وہ چوڑائی تھی بار بار اس کے انے کی امید کر رہی تھی اور اسے یقن تھا اس کا

محافظ اسے بچانے ایگا اللہ اسے ضرور بیجھے گا اس لیے وہ بہادر بن گی میں تمہیں ہاتھ لگاونگا

اور بار بار لگاونگا سنان مجھے مار بھی دے مجھے پروا نہیں ہو گی لیکن اس سے پہلے میں تمہیں

بے حجاب کرونگا سب کے سامنے یہ کہتے ہی وہ اگے بڑا اور جھٹکے سے اس کا دوپٹا قینچا اور

سڑک پر پینک دی سروج کے بال جو کیچر میں میں مقید تھے دوپٹا قینچنے سے کیچر بھی دور

گر گیا اور اس کے لمبے بال کسی ابشار کی طرح اس کے کمر پر بکھر گے سروج نے دونوں ہاتھو سے اپنے اپ کو چپانے لگی اور وہ چار واسے ہوس بھری نظرو سے دیکھ رہے تھے کے غفر جو کب سے ایک طرف کڑا تھا سروج کی طرف بڑا اور ہاتھو سے پکڑ کر اٹھایا بس کرو بی بی یہ ہاتھو سے خود کو چپانا چلو ناچو ہم بھی تو دیکھے جس راجا کی وجا سے ہم اتنے پریشان ہوے اس کے بیوی پریشانی میں کیسے ڈانس کرتی ہے چلو شروع کرو ان کی نظرے اور باتیں سروج سے برداشت نہیں ہوئی جب ہی ایک تپڑ کس کر غفر کے چہرے پر مارا جس پر سب حقابقا رہ گے میرے اتنے برے دن نہیں اے کے میں ناچو نگی ارے تم جیسے مردو پر تو میں تو کتی بھی نہیں ہو اس کا اتنا کہنا تھا کے غفر بپھرے شیر کی طرح اس پر جھپٹا اور کینچ کر تپڑ اس کے چہرے پر مارا اور جٹکا دے کر زمین پر گرا دیا اور پنجھو کے بل اس کے سامنے بیٹا اور اس کا ہاتھ پکڑا اور کلای مروڑ دی جس سے اس کی چوڑیا ٹوٹ گی اور کلای سے خون بہنے لگا ایک تپڑ اور زمین پر گرنے سے وہ بے حال ہو گی تھی کے کلای کے درد نے اسے اور تکلیف دی اور اپنا ہاتھ چڑانے لگی کے تبی وہاں گاڑی کے اکر رکی جس پر سب کے ہوش اڑ گے دو ادمی تو بھاگ گے لیکن غفر اور جبار وہی کڑے رہے سنان اور انان کو گاڑی سے نکلتے دیکھ کر جہاں سروج خوش ہوئی تھی تبی جبار پرتی سے اگے بڑا اور جیب سے چوٹا مگر تیز دار والا چاکو

نکالا اور سروج کو کڑا دیکھ کر اس اسے پکڑا اور چاکو سروج کے گردن پر رکھا خبر دار جو اگے

بڑے ورنا گردن کاٹ دونگا سروج انکھو میں انسو لیے سنان کو دیکھ رہی تھی مگر وہ تو کوئی

اور سنان لگ رہا تھا اس کی انکھو میں اتنی وحشت تھی کے سروج نے نظرے جکا دی اور

رونے لگی سنان سروج کو بغیر دوپٹے دیکھ کر پاگل ہوا جس بیوی کی اس نے ایک بال نہیں

دیکھا تھا وہ چار مردو کے سامنے بعیر دوپٹے کے کڑی ہے چوڑو جبار اگر مرد ہو تو مجھ سے لڑو

اس کو بیچ میں مت لاو ورنا انجام کے ذمدار تم ہو گے سنان کی بات پر وہ ہنسا ہمیں مت ڈراو

راجا ہم تم سے نہیں ڈرتے اور ہم نامرد ہی سہی تم تو مرد ہو نا جس کی بیوی ہمارے رحم

وکرم پر ہے عصے سے اس کے ہاتھو کے رگے واضع ہو گے اور عصے سے اگے بڑنے لگا تھا

کے وہ دوبارا بولا ایک قدم مت بڑانا اور ورنا کے ساتھ ہی اس نے چاکو پر دباؤ ڈالا اور

ہلکا ہلکا خون رسنے لگا سروج کی گردن سے جس پر سروج کی دلخراش چیخ نکلی سنان خود کو

بہت بے بس محسوس کرنے لگا سنان کو ایسا لگا کے اگر وہ سروج کے پاس نہیں گیا تو وہ درد

سے مر جایگی جب کے انان بھی خود کو ملامت کرنے لگا۔ تبھی سنان بولا ٹیک ہے جو تم کہو

گے وہ کرونگا مگر میری بیوی کو چوڑو اس نے جتنا خود پر ضبط کیا تھا وہ جانتا تھا ٹیک ہے ہم

اسے کچھ نہیں کہتے مگر تمہیں ہمارے پاو پکڑ کر معافی مانگنی ہو گی جو تم نے کیا ہے اس کے

بعد دیکھنگے اخر ہم بھی تو دیکھے کسی کے سامنے نہ جھکنے والا بیوی کے لیے ہمارے سامنے جھکے گا کے نہیں اب کی بار غفر بولا تھا جس کو شوق چڑا تھا راجا کو جکانے کا لیکن وہ یہ نہیں جانتا تھا جو شخص اپنے چہرے کو چپاتا تھا اج وہ بعیر چہرا چپاے کرا ہے تو وہ ان کے قدموں میں جک بھی سکتا سنان ایک ایک قدم اٹھا تھا ان کی طرف بڑھنے لگا نظرے صرف سروج پر تھی جو اجڑی صورت انکھو میں انسو لئے اسے دیکھ رہی تھی سنان سے برداشت نہیں ہوا اور جا کر جبار کے پیرو کے ساتھ پنجو کے بل بیٹا اور چلا کر کہا اے زمین اے اسمان اے پرندوں اے ہواؤں تم سب گواہ رہنا سنان خانزادہ کی عشق کی اگر وہ اپنی محبت کے لئے کسی کے پیرو میں بیٹ سکتا ہے تو اور جھٹکے سے اٹھ کر جبار کا چاکو والا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیا اور چاکو جبار کی گردن پر رکھا تو اس کی عزت کے لئے کسی کی جان بھی لے سکتا ہے سروج بھی حیرانگی سے سنان کو دیکھنے لگی پھل میں بازی پلٹ چکی تھی غفر بھی باگنے والا تھا کے انان نے اس کے سر پر گن رکھی کے اتنے میں سلمان بھی اگیا پولیس سمیت پولیس اہلکاروں نے گاڑی سے نکل کر عفر اور جبار کو ہتکڑیا پہنائی سنان باگ کر سروج کے پاس ایا اور اپنی چادر اتار کر سروج پر ڈالی سروج بھی سہارا ملتے ہی سنان سے جا لگی اور رونے لگی لیکن سنان نے اس کے گرد اپنے ہاتھ نہیں باندے جسے محسوس کر کے سروج کے رونے میں اور تیزی

اگی اور گلے سے خون رسنے لگا سنان سے اور برداشت نہیں ہوا تو اسکے گرد اپنے ہاتھ باند

لیے بس کرو کیو خود کو اور مجھے تکلیف دے رہی ہو نہیں میں اپ کو تکلیف نہیں دے رہی

میں تو خود تکلیف میں تھی میں نے کیسے گوزارا ہو وہ وقت تم نہیں تھے میں نے تمہیں بہت

اوازے دی لیکن تم نہیں اے اس شخص نے میرا دوپٹا قینچا اور مجھے کہا کے میں ان کے

سامنے ناچو وہ ہچکیو کے درمیان بول رہی تھی کے سنان نے اسے نرمی سے خود سے الگ کیا

اور جیب سے رومال نکالا اور اس کے گلے کے گرد باندھا اور بولا کس نے تمہارا دوپٹا قینچا تھا

وسروج نے غفر کی طرف انگلی اٹھائی سنان اس کے پاس گیا اور کہا کس ہاتھ سے تم نے

دوپٹہ قینچا ہے جس پر غفر نے ڈرتے ہوے سیدا ہاتھ کیا جس کو سنان نے اپنے ہاتھ میں لیا

اور پیچھے کی طرف مروڑا اور جٹکا دیا جس پر فضا میں عفر کی دلخراش چیخ گونجی اور سنان نے

افسوس سے اس کے ہاتھ کو دیکھا اب یہ کسی کام کا نہیں ہے اور پولیس والو کو اشارا کیا اور

اپنی گاڑی کی طرف بڑ گیا سروج بھی پچلی سیٹ پر بیٹ گی اور سنان نے گاڑی سٹارٹ کی

انان سلمان کے ساتھ انے والا تھا

کچھ ہی دیر بعد وہ فلیٹ میں موجود تھا ڈاکٹر اس کی بینڈیج کر چکی تھی زین بھی ڈر کی وجا

سے سو چکا تھا کے اتنے میں سنان کے گھر والے اگے شمس خانزادہ نے اگے بڑ کر سنان کو

گلے لگایا میں مجھے مغاف کر و مجھ سے بہت بڑی بول ہوئی ہے مجھے مغاف کر و بیٹا نہیں بابا

اپ مغافی مت مانگے میرا مقصد اپ کو شرمندہ کرنا نہیں تھا مجھے اپ سے کوئی گلا نہیں

ایے اور انے اندر لے جانے لگا کے روبینہ بولی اپنی امی کو اندر انے کا نہیں بولو گے جیکے اس

کے امی بولنے پر سنان نے انے دیکھا ایسے مت دیکھو جانتی ہو بہت برا کیا ہے میں نے

تمہارے ساتھ لیکن میں شرمندا ہوا گر تم کہتے ہو تو میں تمہارے پاوپڑ جاونگی مگر مجھے

مغاف کر و روبینہ بے حد شرمندہ تھی نہیں اپ مغافی مت مانگے میں نے اپ کو معاغ کیا

میرے دل میں اپ کے لیے کوئی بدگمانی نہیں سنان کی بات سن کر اس نے سنان کو اپنے

ساتھ لگایا اور اس کا ماتھا چوما خوش رہو اور اندر کی طرف بڑگی نازیا بھی مسکراتے ہوے اندر

داخل ہوئی وہ بھی مسکراتے ہوئے کمرے میں ایا جہاں سب خوش گپیو میں مصروف تھے

سنان نے تشکر بھری نظر سروج کو دیکھا جیسے کہ رہا ہو تم ملی تو مجھے میرا خاندان مل گیا

سروج بھی مسکرای کے اتنے میں انان داخل ہوا اور بولا بھائی باہر چلے میڈیا والو نے بہت

شور ڈالا ہے کے اپ سے ملنا ہے تو کیا خیال ہے ملتے ہے کے نہیں نہیں ملتے ہے ان کو تو اپنا

دیدار بھی کرانا ہے یہ بول کر وہ جانے لگا تھا کے سروج کی اواز پر رو کا سنے وہ کپڑے چینج

کرے نہ ہر وقت کالے کپڑے اچھے نہیں لگتے جس پر وہ شایستگی سے مسکرایا میں اگر

کپڑے چینج کرونگا بھی تو وہ کالے ہوگے اس لے یہ بہتر ہے اور اب سے میں کالے کپڑے
نہیں پہنو گا کیونکہ تم اگی ہو اللہ کی طرف سے میرے لئے تحفا تو میرے زندگی میں رنگ
بھی بھر دیے میں کل جاونگا اور نیو شاپنگ کرونگا اب خوش یہ کہتے ہی وہ کمرے سے نکل
گیا اور فلیٹ سے باہر اگیا جہا میڈیا والے اور بہت سے لوگ جمع تھے سنان کو دیکھ کر میڈیا
والے اس کی طرف ایے اور مایک اور کیمرے ان کیے سر اپ نے اتنے بڑے منشیات
سمگلر کو پکڑنے میں پولیس کی مدد کی بہت سے مال پولیس کے حوالے کیے اس کے پیچھے
اپ کا کیا مقصد تھا دیکھے میرا مقصد صرف اپنے ملک کے نوجوانو کو بچانا تھا اس زہر سے اس
لیے میں نے پولیس کی بہت مدد کی اینکر کے سوال کا اس نے شایستگی سے جواب دیا تبھی
کوئی اور بولا سر اپ کے لئے حکومت نے بہت بڑے انعام کا اعلان کیا ہے اس کے بارے
میں کیا کہیے گے دیکھے میں نے یہ سب کسی انعام کے لیے نہیں کیا ہمارے پاس اللہ کا دیا
سب کچھ ہے اگر حکومت مجھے واقعی انعام دے رہا ہے تو یہ دے کے اس ملک سے سب
گندگی ختم کرے جو دوسرے ممالک ہمارے لیے تیار کرتے ہے ہم برباد ہو رہے ہے اس
ملک کو بربادی سے بچایے یہ میرا انعام ہوگا سر کیا کوئی پیغام دینا چاہئے ہے جی میرا پیغام
خاص کر ان والدین کے لیے ہے کے جو کہتے ہے ہمارے بیٹے کو فلاح نے اس کام کے لئے

اکسایااس کام کے لئے تو میری ان سے گوزارش ہے اپنے بچوں پر خود تو جادے جب اپ تو جا نہیں دینگے بچوں پر تو وہ تو علو گومینگے علو لو گوں کے ساتھ دوستیا بناے گے تو پھر اپ مت کہے کے اپ کا بیٹا ایسا نہیں تھا ایسا بنانے والے اپ خود ہے تو پلیز اپنے بچو پر تو جادے شکریا اور لو گو کے بیڑ سے باہر نکلا جہاں سب اس کی تعریفے کر رہے تھے اور وہ مسکراتے ہوئے گھر ایا

دو سال بعد

سروج کب سے ایک سال کی فرال کو گود میں لیے چپ کر رہی تھی لیکن وہ بھی اپنے باپ کی طرح ڈیٹ تھی تنگ اکر سروج نے اسے بیڈ پر لیٹایا اور خود بھی رونے لگی کے اتنے میں سنان کمرے میں داخل ہوا کیا ہوا میری جان کیو رو رہی ہو مجھ سے بات مت کرے اپ تو گومتے رہتے ہے. یہ نا ہوا کے اکر اپنی بیٹی کو سمبھالو میں اکیلی اسے نہیں سمبھال سکتی سروج اج بھی ویسے تھی جیسے پہلے تھی لیکن سنان کی محبت نے اسے بگاڑ دیا تھا ہر چوٹی بات پر روتی اور سنان سے ناز اٹھواتی سنان بھی اس پر دل و جان سے پدا تھا اور فرال کے بعد تو محبت اور بڑ گی تھی اچھا مجھے ضروری کام سے جانا پڑا تم امی سے کہتی وہ سمبال لیتی فرال کو نہیں امی گھر پر نہیں ہے وہ زین کے ساتھ گی ہے اس کے دوست کی طرف.

سروج بول کر جانے لگی تھی کے سنان کی اواز پر روکی کہا جا رہی ہو اگر رونے کا پروگرام ہے تو یہاں پورا کرو تمہیں کوئی نہیں روکے گا میں اپنی بیٹی کے ساتھ مصروف ہو مجھے اب تمہارے انسو دکھائی نہیں دے رہے کیو فرال شرارت سے کہتے ہوئے اس نے فرال کو گود میں لیا جو سیم ٹو سیم سنان کی کافی تھی اچھا بیٹی اگی تو بیوی کو بھول گے میں بھی اب کسی سے بات نہیں کروگی اجاو فرال ماما کے پاس جس پر فرال میڈم نے مو بنایا اور سنان سے چپک گی جس پر سروج کو غصا ایا بار میں جاو دونو اور کمرے سے نکلنے لگی تھی کے سنان کی مسکراتی اواز ائی تمہارے ساتھ سروج بھی مسکرای

ان کی زندگی ایسی ہی گزرنے والی تھی کٹی اور میٹی کھبی کھبی ایسا بھی وقت اتا ہے کے انسان. کا کوئی ساتھ نہیں ہوتا مگر جب اپ سہی راستے پر ہو اور نیت نیک ہو تو خدا پھر اپ کو سب کچھ دے دیتا ہے کیونکہ اس کے ہاں دیر ہے اندھیر نہیں

ختم شدہ

Novel Hi Novel & Online Web Channel

السلامُ علیکم !

ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل آپ کے لیے لایا ایک سنہری موقع

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنے قلم کی آواز کو لوگوں تک پہچانا چاہتے ہیں، تو اپنی لکھی گئی کوئی بھی تحریر (حمد، نعت، ناول، افسانہ، آرٹیکل، ریسیپی، نظم، غزل، اقوال) یا جو بھی آپ کے ذہن میں ہو اور آپ لکھنا چاہتے ہیں، ہم تک پہچائیں۔ ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل بنے گا وہ سیڑھی جو آپ کو آپ کی پسندیدہ ویب سائیٹ تک پہنچانے کا ذریعہ بنے گا۔ اگر آپ اپنی تحریریں ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل کی ویب سائیٹ میں دینا چاہتے ہیں تو رابطہ کریں۔ ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل آپ کو آپ کے عین مطابق پلیٹ فارم مہیا کر رہا ہے تو جلدی سے قلم اٹھائیں اور لکھ ڈالیں جو آپ کے ذہن میں مرکوز ہے۔ شکریہ !

اپنی تحریریں ہمیں اس پتہ پر ارسال کریں۔

NovelHiNovel.Com & OnlineWebChannel.Com

NovelHiNovel & OWC Official

NovelHiNovel@Gmail.Com

OnlineWebChannel @Gmail.Com

03155734959

ختم شُد

اگلا ناول صرف ناول ہی ناول "اور" آن لائن ویب چینل پر

NovelHiNovel.Com

OnlineWebChannel.Com

Novel Hi Novel & Online Web Channel

السلام علیکم !

ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل آپ کے لیے لایا ایک سنہری موقع

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنے قلم کی آواز کو لوگوں تک پہچانا چاہتے ہیں، تو اپنی لکھی گئی کوئی بھی تحریر (حمد، نعت، ناول، افسانہ، آرٹیکل، ریسیپی، نظم، غزل، اقوال) یا جو بھی آپ کے ذہن میں ہو اور آپ لکھنا چاہتے ہیں، ہم تک پہچائیں۔ ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل بنے گا وہ سیڑھی جو آپ کو آپ کی پسندیدہ ویب سائیٹ تک پہنچانے کا ذریعہ بنے گا۔ اگر آپ اپنی تحریریں ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل کی ویب سائیٹ میں دینا چاہتے ہیں تو رابطہ کریں۔ ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل آپ کو آپ کے عین مطابق پلیٹ فارم مہیا کر رہا ہے تو جلدی سے قلم اٹھائیں اور لکھ ڈالیں جو آپ کے ذہن میں مرکوز ہے۔ شکریہ !

اپنی تحریریں ہمیں اس پتہ پر ارسال کریں۔

NovelHiNovel.Com & OnlineWebChannel.Com

NovelHiNovel & OWC Official

NovelHiNovel@Gmail.Com

OnlineWebChannel @Gmail.Com

03155734959